www.KitaboSunnat.com

عبدالرشید عراقی

مقالات

علمائے اہلحدیث کی ماضی کی بعض علمی خدمات پر ایک نظر

ماضی میں علمائے اہلحدیث نے برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کی نشرو اشاعت، کتاب و سنت کی نصرت و حمایت اور شرک و بدعت کی تردید و توبیخ اور ادیانِ باطلہ کے خلاف جو علمی کارنامے سرانجام دیئے، وہ ہماری تاریخ اہلحدیث کا ایک روشن باب ہے، قیام پاکستان سے پہلے ہندوستان میں عیسائی، قادیانی، آریہ اور منکرین حدیث ایسے گروہ تھے جنہوں نے اسلام کے خلاف ایک محاذ قائم کیا ہوا تھا، علمائے اہلحدیث نے ان کے خلاف ہر محاذ پر مقابلہ کیا، ان سے مناظرے بھی کئے اور ان کے خلاف کتابیں بھی لکھیں، دوسری طرف علمائے اہلحدیث نے علمی و دینی اور تحقیقی خدمات بھی سرانجام دیں۔ قرآن مجید کے تراجم بھی کئے، اور تفاسیر بھی لکھیں، حدیث کی عربی اور اردو میں شرحیں لکھیں فقہ، عقائد، تاریخ اور سیرت نبوی ﷺ پر متعدد کتابیں تصنیف کیں، اس کے علاوہ علمائے اہلحدیث نے اپنے مدارس قائم کرکے کتاب و سنت کی نشرواشاعت میں ایک مثالی کارنامہ سرانجام دیا اور پورے برصغیر میں پھیل کر کتاب و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید کی۔

اس مقالہ میں علمائے اہلحدیث کی تدریسی خدمات اور ان کی تحریری علمی خدمات کا جائزہ لیا جائے گا تحریری خدمات کے سلسلہ میں تفاسیر قرآن، احادیث کی شروح و تراجم، تقلید کی تردید اور ادیان باطلہ کے خلاف ان کی علمی خدمات کا تذکرہ ہوگا۔.... عبدالرشید عراقی

تدریسی خدمات:

۱۲ ویں صدی ہجری میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) نے برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کی نشرواشاعت، کتاب و سنت کی نصرت و حمایت اور شرک و بدعت کی تردید و توبیخ کے سلسلہ میں حج بیت اللہ سے واپسی کے بعد ۱۱۴۵ھ میں اپنی پوری زندگی صرف کردی، ان کے والد مولانا شاہ عبدالرحیم دہلوی (م ۱۱۳۱ھ) نے دہلی میں ۱۰۷۰ھ میں مدرسہ رحیمیہ قائم کیا تھا، اور ان کے انتقال کے بعد شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) نے اس میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے بعد ان کے چاروں صاحبزادگان (مولانا شاہ عبدالعزیز (م ۱۲۳۹ھ) مولانا شاہ عبدالقادر (م

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۴۵ھ) مولانا شاہ رفیع الدین (م ۱۲۴۹ھ) اور مولانا شاہ عبدالغنی (م ۱۲۲۷ھ) نے جاری و ساری رکھا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م۱۲۳۹ھ) کے بعد آپ کے بھتیجے مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی (ش ۱۲۴۶ھ) کے تجدیدی کارناموں نے برصغیر میں ایک انقلاب عظیم برپا کردیا، حضرت شاہ اسماعیل شہید اور مولانا عبدالحی بڈہانوی (م ۱۲۴۳ھ) تدریسی خدمات میں مصروف عمل تھے کہ حضرت سید احمد شہید (ش ۱۲۴۶ھ) کے زیر قیادت تحریک جہاد شروع ہوئی، مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی اور مولانا شاہ عبدالحی بڈہانوی مسند تدریس چھوڑ کر صف جہاد میں جاکھڑے ہوئے۔اور آزادیٔ اسلام کے لئے جان جانِ آفریں کے سپرد کردی۔

حاصل عمر نثار سر یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

ان کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے دونوں نواسوں مولانا شاہ محمد اسحاق (م ۱۲۶۳ھ) اور مولانا شاہ محمد یعقوب (م ۱۲۸۳ھ) نے مسند تدریس سنبھالی، ان دونوں بھائیوں کے مکہ مکرمہ ہجرت کرنے کے بعد شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) دہلی کی مسند حدیث پر متمکن ہوئے، اور ۶۲ سال تک کتاب و سنت کی تدریس و تعلیم میں مشغول رہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں کہ:

"دہلی میں مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کی مسند درس بچھی تھی اور جوق در جوق طالبین حدیث مشرق و مغرب سے ان کی درس گاہ کا رخ کر رہے تھے"۔

(تراجم علمائے حدیث ہند ج ا ص ۳۶)

مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی (م ۱۳۸۶ھ) لکھتے ہیں کہ:

شاہ اسماعیل شہید کے اس مسابقت الی الجہاد و فوز بہ شہادت کے بعد ہی دہلی میں الصدر الحمید مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب کا فیضان جاری ہوگیا، جن سے شیخ الکل میاں صاحب السید نذیر حسین محدث دہلوی مستفیض ہوکر دہلی کی مسند تحدیث پر متمکن ہوئے۔ (ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۱۹)

حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) سے بلا مبالغہ ہزاروں طلباء مستفید ہوئے اور برصغیر پاک و ہند کے کونے کونے میں پھیل گئے، پورے عالم اسلام میں اس صدی کے اندر کثرت تلامذہ میں میاں صاحب کی نظیر نہیں ہے، میاں صاحب کے تلامذہ نے پورے برصغیر میں پھیل کر خدمت اسلام کا ایک میدان سنبھال لیا، اور پوری زندگی کتاب و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلع قمع کرنے میں صرف کردی۔

مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کے تلامذہ:

شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) کے تلامذہ نے پورے برصغیر میں کتاب و سنت کی اشاعت اور حدیث کی درس و تدریس کے سلسلہ میں دینی مدارس کا جال بچھادیا۔ میاں صاحب کے جن تلامذہ نے درس و تدریس کے ذریعہ اہل اسلام کی خدمت، کتاب و سنت کی نصرت و حمایت اور شرک و بدعت کی تردید و توبیخ کی، ان میں مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ) مولانا محمد بشیر سہوانی (م ۱۳۲۶ھ)، مولانا عبدالوہاب ملتانی (م ۱۳۵۱ھ) مولانا عبدالجبار عمر پوری (م ۱۳۴۴ھ) مولانا احمد اللہ پرتاب گڑھی (م ۱۳۶۲ھ)، مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی (م ۱۳۸۱ھ) مولانا سید امیر حسین سہوانی (م ۱۲۹۱ھ)، مولانا سید امیر احمد سہوانی (م ۱۳۰۶ھ)، مولانا سلامت اللہ، جے راج پوری (م ۱۳۲۲ھ)، مولانا عبدالرحمان مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ) مولانا عبدالسلام مبارکپوری (م ۱۳۴۲ھ) مولانا محمد ابراہیم آروی (م ۱۳۲۰ھ)، مولانا محمد سعید بنارسی (م ۱۳۲۲ھ)، مولانا سید عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۸ھ) اور ان کے صاحبزدگان یعنی مولانا محمد بن عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۶ھ)، مولانا سید عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ)، مولانا عبدالرحیم غزنوی (م ۱۳۴۲ھ) اور مولانا محمد غزنوی کے بیٹے یعنی مولانا عبدالاول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ)، مولانا عبدالغفور غزنوی (م ۱۳۵۳ھ) مولانا حافظ محمد لکھوی (م ۱۳۱۱ھ)، مولانا محمد حسین بٹالوی (م ۱۳۳۸ھ)، مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ)، مولانا غلام حسن سیالکوٹی (م ۱۳۳۱ھ)، مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی (م ۱۳۴۸ھ)، مولانا عبدالحمید سوہدروی (م ۱۳۳۰ھ) وغیرہم تھے۔ جنہوں نے ساری زندگی حدیث پڑھنا اور پڑھانا مشغلہ رکھا۔

دور ثانی:

حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کے ان تلامذہ کے بعد جن علمائے اہلحدیث نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا، ان میں مولانا عبدالسلام بستوی (م ۱۳۹۴ھ)، مولانا عطاء اللہ لکھوی (م ۱۳۹۰ھ) مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی (م ۱۳۸۳ھ)، مولانا محمد اسماعیل السلفی (م ۱۳۸۷ھ)، مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ)، مولانا ابوالبرکات احمد صاحب مدراسی (م ۱۴۱۱ھ) مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (م ۱۴۰۸ھ) اور مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری (م ۱۴۱۴ھ) وغیرہم تھے، ان حضرات کی بھی ساری زندگی حدیث کی درس و تدریس میں صرف ہوئی۔

تبلیغ کے ذریعہ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمائے اہلحدیث میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جس نے دعوت و تبلیغ کے ذریعہ تحریک اصلاح و تجدید کی آبیاری کی اور پورے برصغیر کو اپنی تگ و تاز کا مرکز بنایا اور کتاب سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کا قلع قمع کرنے میں اپنی پوری کوشش صرف کردی، ان میں سرفہرست مولانا محمد ابراہیم آروی (م ۱۳۲۰ھ)، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) مولانا سلامت اللہ جے راج پوری (م ۱۳۲۲ھ) مولانا عبدالغفار مہدانوی (م ۱۳۱۵ھ)، مولانا عبدالرحیم بنگالی (م ۱۳۸۰ھ)، مولانا عین الحق پھلواروی (م ۱۳۳۳ھ)، مولانا غلام رسول قلعوی (م ۱۲۹۱ھ) مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی (م ۱۳۷۹ھ)، مولانا نذر حسین گھرجاکھی (م ۱۳۷۱ھ)، مولانا میر محمد بھانبڑی (م ۱۳۷۷ھ) مولانا حبیب الرحمان یزدانی (م ۱۴۰۸ھ) اور حافظ احسان الٰہی ظہیر (م ۱۴۰۸ھ) شامل ہیں۔

دور حاضر میں مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا عبدالعلیم یزدانی، مولانا محمد حسین شیخوپوری، مولانا عبدالرحمان عتیق وزیر آبادی، مولانا خالد گھرجاکھی، اور مولانا محمد مدنی (جہلم) ہیں جن کا دن رات کا مشغلہ کتاب و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید و استیصال ہے۔

چند مشہور دینی مدارس کا تعارف:

علمائے اہلحدیث نے دینی تعلیم کے فروغ کے لئے دینی مدارس قائم کئے، حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں مولانا محمد لکھوی (م ۱۳۱۲ھ) نے لکھو کے ضلع فیروز پور میں مدرسہ محمدیہ قائم کیا، یہ مدرسہ پنجاب میں اولین ادارہ علم و عمل تھا اس خاندان کے تمام افراد ہر عہد میں آفتاب علم و ماہ تاب عمل تھے، مولانا سید عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۸ھ) نے امرتسر میں مدرسہ غزنویہ کی بنیاد رکھی، اس مدرسہ سے اہل پنجاب کو بہت دینی فائدہ پہنچا، ان کے عہد میں مشہور اور پہلا مدرسہ لکھنوؔ کے ضلع فیروز پور میں تھا مگر مدرسہ غزنویہ امرتسر علمی و روحانی دونوں برکتوں کا حامل تھا۔

مولانا عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ) نے مدرسہ غزنویہ کا نام "تقویۃ الاسلام" رکھا اس مدرسہ میں خود مولانا عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ) مولانا عبدالغفور غزنوی (م ۱۳۵۳ھ) اور مولانا سید محمد داؤد غزنوی (م ۱۳۸۳ھ) وغیرہم نے تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ) نے وزیر آباد میں "دارالحدیث" کے نام سے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی، آپ نے اپنی زندگی میں ۸۰ مرتبہ صحاح ستہ کا درس دیا، آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے آپ کے مشہور تلامذہ یہ ہیں۔

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری صاحب تفسیر القرآن بکلام الرحمان (م ۱۳۶۸ھ)، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب تفسیر واضح البیان (م ۱۳۷۵ھ)، مولانا عبدالحمید سوہدروی (م ۱۳۳۰ھ)، مولانا عبدالقادر لکھوی (م ۱۳۴۳ھ)، مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ) اور مولانا محمد اسماعیل سلفی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(م ۱۳۸۷ھ)، مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی (م ۱۳۴۸ھ) جبکہ مولانا عبدالحمید سوہدروی (۱۳۳۰ھ) نے سوہدرہ میں "مدرسہ حمیدیہ" کے نام سے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی، اس دینی مدرسہ سے مولوی مراد علی کھوروی سوہدروی صاحب ارشاد السنۃ (م ۱۳۸۸ھ) مولوی ہدایت اللہ سوہدروی مؤلف تاریخ گکھے زئی (م ۱۳۸۷ھ) اور مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی مؤلف تراجم علمائے حدیث ہند (م ۱۳۸۶ھ) فارغ التحصیل ہوئے۔

دہلی میں مولانا محمد بشیر سہوانی (۱۳۲۶ھ) کے مشورہ سے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی، یہ مدرسہ "مدرسہ علی جان" کے نام سے مشہور ہوا۔ حاجی عبدالغفار بن حاجی علی جان نے اس مدرسہ کی تاسیس اور ترقی میں بہت محنت کی۔

اس مدرسہ میں مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ)، مولانا محمد بشیر سہوانی (م ۱۳۲۶ھ) مولانا احمد اللہ دہلوی (م ۱۳۶۴ھ) مولانا عبدالسلام بستوی (م ۱۳۹۴ھ) وغیرہم نے تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

۱۳۲۹ھ میں حاجی عبدالرحمان و شیخ عطاء الرحمان (دونوں بھائیوں) نے دہلی میں دارالحدیث رحمانیہ کی بنیاد رکھی، یہ مدرسہ اہلحدیث جماعت کا ایک بڑا مدرسہ تھا۔ مولانا احمد اللہ دہلوی (م ۱۳۶۴ھ) مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری (م ۱۴۱۴ھ)، مولانا نذیر احمد دہلوی (م ۱۳۸۵ھ) وغیرہم نے یہاں تدریسی خدمات سرانجام دیں، مولانا عبدالغفار حسن اور مولانا عبدالرؤف رحمانی وغیرہم اسی دارالحدیث رحمانیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔

۱۲۹۷ھ میں مولانا محمد ابراہیم آروی (م ۱۳۲۰ھ) نے آرہ صوبہ بہار میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی، یہ مدرسہ اپنے عہد میں اہلحدیث بہار کی یونیورسٹی تھی جس میں تمام حصص ملک کے طلباء حاضر رہے، مولانا آروی نے اس مدرسہ میں قدیم و جدید دونوں حلقوں کے علماء اہلِ علم کو جمع کیا۔ علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں کہ

> "مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کی درس گاہ سے مستفیض ہونے والے ایک مولانا محمد ابراہیم آروی تھے، جنہوں نے سب سے پہلے عربی تعلیم اور عربی مدارس میں اصلاح کا خیال قائم کیا، اور مدرسہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ (تراجم علمائے حدیث ہند، ج ۱ ص ۳۶)

اس مدرسہ میں وقتاً فوقتاً مولانا محمد ابراہیم آروی (م ۱۳۲۰ھ) مولانا محمد سعید بنارسی (م ۱۳۲۲ھ) مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی اعظم گڑھی (م ۱۳۳۱ھ)، مولانا عبدالقادر مئوی (م ۱۳۳۱ھ) مولانا سید نذیر الدین احمد بنارسی (م ۱۳۵۲ھ)، اور مولانا حافظ عبداللہ غازیپوری (م ۱۳۳۷ھ) نے تدریسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمات سرانجام دیں، اس مدرسہ سے بے شمار علمائے اہلحدیث نے تعلیم حاصل کی، مشہور علمائے کرام یہ ہیں:

مولانا [illegible] الحق پھلواروی (م ۱۳۳۳ھ) مولانا عبدالسلام مبارکپوری صاحب سیرۃ البخاری (م ۱۳۴۲ھ)، اور مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی فی شرح جامع الترمذی (م ۱۳۵۲ھ)

عمر آباد، مدراس میں حاجی محمد عمر (م ۱۳۶۵ھ) نے جامعہ عربیہ دارالسلام کے نام سے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی، یہ مدرسہ اہل حدیث مدراس کی یونیورسٹی تھی، مدت تعلیم ۹ سال تھی، درس نظامی کے ساتھ میٹرک تک انگریزی تعلیم بھی دی جاتی تھی اس مدرسہ کے تمام مصارف حاجی محمد عمر (م ۱۳۶۵ھ) کے صاجزادہ حاجی کاکا محمد اسماعیل بن حاجی محمد عمر ادا کرتے تھے۔

مدراس میں دوسرا دینی مدرسہ "احیاء الاسلام" کے نام سے مولانا فقیر اللہ مدراسی (م ۱۳۴۱ھ) نے قائم کیا، مولانا فقیر اللہ (م ۱۳۴۱ھ) استاد پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان (م ۱۳۳۴ھ) اور شیخ الکل مولانا محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) سے مستفیض تھے، تبلیغ دین اسلام اور کتاب و سنت کی نشرواشاعت کے لئے مدراس تشریف لے گئے، اور اپنی ساری زندگی اسلام کی نشرواشاعت میں کھپا دی۔

تقسیم ملک کے بعد:

تقسیم ملک کے بعد اس وقت ہندوستان میں اہلحدیث کا سب سے بڑا دینی مدرسہ جامعہ سلفیہ بنارس ہے یہ مدرسہ ہندوستان میں اسلام کی نشرواشاعت اور کتاب و سنت کی نصرت و حمایت اور شرک و بدعت کی تردید و توبیخ میں مصروف عمل ہے، اس مدرسہ نے خاص طور پر حدیث کی نشرواشاعت کے لئے ایک شعبہ تصنیف و تالیف کا قائم کیا ہوا ہے جس نے آج تک تقریباً ۱۵۰ کے قریب دینی، علمی و تحقیقی کتابیں شائع کی ہیں، مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری (م ۱۴۱۴ھ) کی شرح "مرعاۃ المفاتیح فی شرح لمشکوۃ المصابیح" کی ۹ جلدیں شائع کی ہیں، جامعہ سلفیہ بنارس ایک ماہوار رسالہ "محدث" کے نام سے شائع کرتا ہے، جس کا شمار بھارت کے چوٹی کے رسائل میں ہوتا ہے۔

پاکستان میں اس وقت اہل حدیث کے جو دینی مدارس کتاب و سنت کی نشرواشاعت میں مصروف عمل ہیں ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں۔ تقویۃ الاسلام لاہور، جامعہ محمدیہ اوکاڑہ، جامعہ ستاریہ کراچی، جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد، جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور، جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ، جامعہ ابراھیمیہ سیالکوٹ، جامعہ لاہور الاسلامیہ لاہور از حافظ عبدالرحمان مدنی لاہور، اور الجامعۃ الاثریہ جہلم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان مدارس کے علاوہ سینکڑوں ایسے جامعات اور مدارس ہیں جہاں اعلیٰ دینی تعلیم کا انتظام ہے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ان کی فہرست پیش کرنا طوالت کا موجب ہو گا، تمام اہل حدیث مدارس کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ وہاں قرآن و حدیث کی تعلیم ہر درجہ اور جماعت کے لئے لازمی ہے۔ پورا قرآن مجید ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے جبکہ پورے صحاح ستہ کی تدریس لازمی ہے، نیز فقہ حدیث کے ساتھ حنفی و مالکی اور تقابلی فقہ بھی پڑھائی جاتی ہے، دیگر علوم جدیدہ و قدیمہ اور انگریزی اور قومی زبانوں پر بھی کماحقہ توجہ دی جاتی ہے تاکہ طلباء فراغت کے بعد کتاب و سنت کی نشر و اشاعت کا کام پورے احساس ذمہ داری اور علمی لیاقت کے ساتھ کریں۔

علمی و تصنیفی خدمات:

علمائے اہلحدیث نے علمی و تصنیفی کام کے سلسلہ میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں، وہ تاریخ اہلحدیث کا ایک زریں باب ہے، علمائے اہلحدیث نے علوم اسلامیہ کے ہر موضوع پر قلم اٹھایا۔ (اگر ہر موضوع کا جائزہ لیا جائے تو مقالہ طوالت کا موجب ہو گا) مگر میں یہاں علم تفسیر، حدیث و اصول حدیث، کتب جدل و مناظرہ، و کتب سیر و تاریخ کا تذکرہ کروں گا۔

شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) کے تلامذہ کی علمی خدمات کا جائزہ لینے سے پیشتر محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خان قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) کا جائزہ لینا ضروری ہے، کیونکہ ان ہر دو حضرات کا زمانہ ایک ہی ہے۔ حضرت نواب صاحب مرحوم حضرت میاں صاحب سے ۱۳ سال قبل راہی ملک عدم ہوئے۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خان ؒ:

مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی (ق ۱۲۴۶ھ) کے بعد محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷ھ) نے برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کی نشر و اشاعت، کتاب و سنت کی نصرت و حمایت اور شرک و بدعت کی تردید و توبیخ میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے، وہ تاریخ اہلحدیث کا ایک درخشندہ باب ہے، بھوپال ایک زمانہ تک علمائے اہلحدیث کا مرکز رہا ہے۔ قنوج، سہوان اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہل علم بھوپال میں مقیم تھے، اور تصنیف و تالیف میں مشغول تھے۔ علامہ حسین بن محسن الیمانی (م ۱۳۲۷ھ) ان سب کے سرخیل تھے۔ حضرت نواب صاحب مرحوم و مغفور نے مختلف موضوعات پر عربی، فارسی، اور اردو میں ۲۲۲ کتابیں (بحوالہ تراجم علمائے حدیث ہند، مولوی ابو یحییٰ امام خان نوشہروی ؒ) اور ۳۹۵ کتب (بحوالہ جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات مولوی محمد مستقیم سلفی) لکھیں۔

حضرت نواب صاحب نے تفسیر قرآن میں عربی میں "فتح البیان فی مقاصد القرآن" ۷ جلدوں میں لکھی۔ اردو میں ایک تفسیر بنام "ترجمان القرآن" ۱۶ جلدوں میں مرتب کی، جس کو جدید اردو قالب میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھال کر مجلہ "محدث" لاہور قسط وار شائع کر رہا ہے۔ اصول تفسیر میں الاکسیر فی اصول التفسیر (فارسی میں) لکھی، حدیث میں بلوغ المرام کی تین شرحیں الروض البسام و فتح العلوم عربی اور مسک الختام فارسی میں لکھیں، الجامع الصحیح للبخاری کی شرح بنام عون الباری اور صحیح مسلم کی شرح "السراج الوہاج" کے نام سے لکھیں، عقائد میں حجج الکرامہ فی آثار القیامہ (فارسی) اور حصول المامول من علم الاصول (عربی) لکھیں۔ فقہ میں ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی (عربی) اور فارسی میں اور "بدور الاھلۃ من ربط المسائل بالادلۃ" لکھیں، تقلید کی تردید میں عربی میں "الاقلید لادلۃ الاجتہاد والتقلید" اور فارسی میں "ھدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل" لکھی اور اردو میں "دعوۃ الداج الی ایثار الاتباع علی الابتداع" لکھی۔ سیاست کے موضوع پر بزبان عربی "اکلیل الکرامۃ فی تبیان مقاصد الامامۃ" لکھی، اسی طرح فارسی زبان میں رجال حدیث میں نہایت جامع کتاب، "اتحاف النبلاء المتقین باحیاء مآثر الفقہاء والمحدثین" مرتب فرمائی، تاریخ و سیر میں " تقصار جیوالاحرار من تذکار جنود الابرار" (فارسی) "التاج المکلل من جواھر مآثر طراز الاخرۃ والاول (عربی) لکھی اور صحاح ستہ کے فوائد پر "الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ" کتاب لکھی، تصوف کے موضوع پر "ریاض المرتاض" و "غیاض العریاض" (فارسی) لکھی، توحید کے موضوع پر "الدین الخالص" ۲ جلدوں میں مرتب فرمائی۔ حضرت نواب صاحب ؒ کی ایک ابجد العلوم (عربی) ہے یہ کتاب جملہ علوم اسلامیہ کا دائرۃ المعارف ہے۔

تفاسیر قرآن مجید:

مولانا محمد بن عبداللہ غزنوی (م ۱۲۹۳ھ) نے تفسیر جامع البیان عربی کا حاشیہ لکھا، مولانا احمد حسن دہلویؒ (م ۱۳۳۸ھ) قرآن مجید کا حاشیہ بنام "احسن الفوائد" مرتب فرمایا، اور اس کے ساتھ ۷ جلدوں میں تفسیر "احسن التفاسیر" بھی لکھی۔ حاشیہ "احسن الفوائد" حدیث و آثار سے مستفاد ہے۔

مولانا محمد ابراہیم آروی (م ۱۳۲۰ھ) نے "تفسیر خلیلی" کے نام سے تفسیر لکھنی شروع کی مگر ۴ جلدیں ہی لکھ سکے تھے کہ ان کی زندگی کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ یہ تفسیر سورہ فاتحہ پارہ اول، پارہ دوم اور پارہ ۲۹، ۳۰ پر مشتمل ہے، نیز تفسیر ابن کثیر کا بھی ترجمہ شروع کیا تھا، مگر مکمل نہ کر سکے، مولانا حافظ محمد لکھوی (م ۱۳۱۲ھ) نے بزبان پنجابی "تفسیر محمدی" لکھی اور یہ تفسیر ۱۵ جلدوں میں ہے۔

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م ۱۳۴۹ھ) نے "الجمال والکمال" تفسیر سورۂ یوسف مرتب فرمائی۔

مولانا محمد بن ابراہیم میمن جوناگڑھی (م ۱۳۶۰ھ) نے بنام "تفسیر محمدی" ترجمہ تفسیر ابن کثیر اور "تفسیر سورۂ فاتحہ" لکھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ) نے "تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی۔ اس کتاب کے دو کالم ہیں، ایک میں آیات، دوسرے میں ان کا ترجمہ درج ہے، اور نیچے حواشی درج ہیں۔ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے بزبان عربی "تفسیر القرآن بکلام الرحمان"، "بیان الفرقان علی علم البیان" (عربی) اور اردو میں "تفسیر ثنائی" ۸ جلدوں میں لکھیں، اور ان تفاسیر کا مقدمہ اردو میں بنام "مقدمہ تفسیر آیات متشابہات" لکھا۔

مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے سورہ فاتحہ کی الھدیٰ تفسیر بنام "واضح البیان"، تفسیر سورۂ کہف، "عرائس البیان فی تفسیر سورۃ الرحمان"، "نجم اللہ فی تفسیر سورۃ النجم"، الانوار الساطعہ فی تفسیر سورۃ الواقعہ" الدر النظیم فی تفسیر بعض سور القرآن العظیم" (اس میں ۱۳ سورتیں شامل ہیں) اور تفسیر "تبصیر الرحمان پارہ اول، دوم اور سوم" لکھی۔

مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۳۷۸ھ) "ترجمان القرآن" کے نام سے ۲ جلدوں میں تفسیر لکھی، جو صرف "سورۃ المؤمنون" تک ہے، اور سورہ فاتحہ کی تفسیر کا نام "ام الکتاب" ہے، "ام الکتاب" میں مولانا آزاد نے ہر ہر لفظ کی لغوی تشریح کی ہے اور اس کے حقیقی مفہوم کو واضح کیا ہے۔

مولانا رحیم بخش دہلوی (م ۱۳۱۴ھ) نے قرآن مجید کی تفسیر "اعظم التفاسیر" لکھی، نیز اس کے حاشیہ پر علامہ فیضیؒ کی "سواطع الالہام" بھی شائع ہوئی، یہ تفسیر مختصر ہونے کے باوجود بڑی محققانہ ہے۔

مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی (م ۱۳۸۰ھ) نے "الخلافۃ الکبریٰ تفسیر سورۃ بقرۃ"، بیان تفسیر سورۃ آل عمران، "صراط مستقیم تفسیر سورۃ انفال"، "سبیل الرشاد تفسیر سورۃ حجرات"، "عبرت تفسیر سورۃ یوسف" "برہان تفسیر سورۂ نور، اور تفسیر "پارہ عم (۳۰)" لکھیں۔

مولانا محمد داؤد راغب رحمانی (م ۱۳۹۷ھ) نے "تفسیر ابن کثیر" کا اردو میں ترجمہ کیا مگر یہ ترجمہ شائع نہیں ہو سکا۔ مولانا محمد حنیف ندوی (م ۱۴۰۸ھ) نے "سراج البیان" کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر لکھی، یہ تفسیر مختصر مگر جامع اور محققانہ ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (م ۱۳۸۴ھ) نے "درایت تفسیری" کے نام سے ایک کتاب لکھی جو اپنے موضوع کے اعتبار سے بڑی جامع اور محققانہ کتاب ہے۔

مولانا محمد علی قصوری ایم اے، (م ۱۳۷۵ھ) نے "قرآنی دعوت انقلاب" کے نام سے سورۃ العصر، الھمزۃ، القریش، الماعون اور الکوثر کی تفسیر لکھی۔

حدیث و متعلقات حدیث :

علمائے اہلحدیث نے حدیث اور متعلقات حدیث پر جو گراں قدر علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دی ہیں، ان کا احاطہ ... علمائے اہلحدیث کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی تبحر کا بھی اعتراف کیا ہے چنانچہ علامہ رشید رضا مصری (م ۱۳۵۴ھ) لکھتے ہیں۔

ولولا عناية اخواننا علماء الهند بعلوم الحديث في هذا العصر لقضي عليها بالزوال من امصار الشرق فقد ضعفت في مصر والشام و العراق والحجاز منذ القرن العاشر حتى بلغت منتهى الضعف في اوائل القرن الرابع عشر"

(مقدمہ مفتاح کنوز السنۃ)

علمائے اہلحدیث نے حدیث و متعلقات حدیث پر عربی، فارسی، اور اردو میں جو گراں قدر علمی و تحقیقی کتابیں لکھیں ان کی اہمیت آج بھی مسلم ہے، ذیل میں چند مشہور علمائے اہلحدیث کے علمی کارناموں کی مختصرا جھلک پیش کی جاتی ہے۔

—— مولانا سخاوت علی جون پوری ۱۲۷۴ء نے ۵۲۶ صفحات میں "القویم فی احادیث النبی الکریم" (اردو) لکھی، اس کتاب میں احادیث کا انتخاب "صحاح ستہ" سے کیا گیا ہے اور بین السطور ترجمہ بھی کیا گیا ہے اور حاشیہ پر مختصر فوائد ذکر کئے گئے ہیں۔

—— مولانا احمد حسن عرشی (۱۲۷۷ھ) نے بلوغ المرام کی شرح (عربی) لکھی

—— مولانا عبدالتواب محدث ملتانی (م ۱۳۶۶ھ) نے حدیث و متعلقات حدیث پر جو کتابیں مرتب کیں، ان کی تفصیل یہ ہے۔

"ترجمہ صحیح بخاری اردو (۸ پارے)، ترجمہ و تشریح بلوغ المرام (اردو) تعلیق حاشیہ صحیح مسلم "ابوالحسن سندھی (عربی) "تحفۃ الودود حاشیہ سنن ابی داؤد" (عربی) "تعلیق مشکوۃ المصابیح" (عربی) "تعلیق مصنف ابن ابی شیبہ" (عربی) "تعلیق عون المعبود شرح ابی داؤد (عربی)

—— مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ) نے خدمت حدیث میں جو کتابیں لکھیں ان کی تفصیل یہ ہے:

"تخریج آیات الجامع الصحیح" للبخاری (عربی) "شرح سنن ابن ماجہ (عربی) "تکملۃ تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ" (عربی) اور "نصب الرایۃ فی تخریج الہدایۃ (عربی)

مولانا رفیع الدین شکرانوی (م ۱۳۷۷ھ) نے سنن ابی داؤد کا حاشیہ عربی بنام "رحمت الودود علی رجال سنن ابی داؤد" مرتب فرمایا۔

—— مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) نے "تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ" (عربی) نصف اول کی شرح لکھی۔ نصف ثانی اپنی نگرانی میں مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ) سے مکمل کرائی، اس کے علاوہ مولانا احمد حسن نے "بلوغ المرام" کا عربی میں حاشیہ بھی لکھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—— مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) نے اشاعت میں جو گراں قدر علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دیں ان کی تفصیل یہ ہے:

"غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داوٗد" (عربی) (۳۲ جلد) "سنن ابی داوٗد" کی شرح، "عون المعبود علی سنن ابی داوٗد" (عربی) (۴ جلد) "غایۃ المقصود" کی تلخیص، "التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی" (عربی) (۲ جلد) "تعلیقات علی اسعاف المبطاء برجال الموٗطا" (عربی)، "تعلیقات علی سنن نسائی" (عربی) ہدیۃ اللوذعی بنکات الترمذی (عربی)، "فضل الباری شرح ثلاثیات البخاری" (عربی) "النجم الوہاج شرح مقدمۃ الصحیح لمسلم بن الحجاج" (عربی)

—— مولانا خرم علی بلہوری (م ۱۲۶۰ھ) نے علامہ رضی الدین صغانی (م ۶۵۰ھ) کی "مشارق الانوار" کا اردو میں ترجمہ کیا........ مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری (م ۱۳۵۲ھ) نے "جامع الترمذی" کی شرح عربی "تحفۃ الاحوذی فی شرح جامع الترمذی" لکھی، اور اس کے ساتھ عربی زبان میں مقدمہ تحفۃ الاحوذی لکھا، یہ مقدمہ دو باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں ۴۱ فصلیں ہیں جن میں عام فنون حدیث اور ائمہ حدیث کے متعلق نہایت کار آمد فوائد جمع کئے گئے ہیں "دوسرے باب میں ۱۷ فصلیں ہیں جن میں جامع ترمذی اور امام ترمذی کے متعلق مفید معلومات نقل کی گئی ہیں۔

مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ) نے صحیح مسلم کا مقدمہ بنام "الجر المواج فی شرح مقدمہ صحیح مسلم بن الحجاج" بزبان عربی مرتب فرمایا، جس میں "صحیح مسلم" کے مشکل الفاظ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے، اور امام مسلم کے حالات بھی لکھے ہیں۔

—— مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ) نے حدیث کی خدمت میں جو کتابیں مرتب فرمائیں ان کی تفصیل یہ ہے:

"تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری" (اردو) مکمل، "تسہیل القاری" ترجمہ اردو صحیح بخاری معہ شرحین "فتح الباری" و "ارشاد الباری" (قسطلانی) مع "نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار" (۵ جلد) "المعلم" ترجمہ و تشریح صحیح مسلم (اردو) "الہادی المحمود" ترجمہ سنن ابی داوٗد (اردو) "روض الربی من ترجمۃ المجتبیٰ اعنی سنن نسائی" (اردو) کشف المغطا عن الموٗطا ترجمہ موٗطا امام مالک" (اردو) "رفع العجاجہ شرح سنن ابن ماجہ" (اردو)

ان کے علاوہ مولانا وحید الزمان نے "اصلاح الہدایہ و تصحیح الروایہ" (اردو) ۶ جلدوں میں لکھی۔ اس میں "ہدایہ" کی تمام حدیثوں کی تخریج کی ہے اور ان کی دوسری کتاب "اشراق الابصار فی تخریج احیاء نور الانوار" ہے، اس میں کتاب "نور الانوار" کی حدیثوں کی تخریج کی گئی ہے۔

—— "جامع الترمذی" کا اردو ترجمہ مولانا وحید الزمان کے بھائی مولانا بدیع الزمان (م ۱۳۰۴ھ) نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کیا، اور خود مولانا وحید الزمان نے بھی "جائزۃ الشعوذی ترجمہ جامع الترمذی" کے نام سے بھی کیا۔

ــــ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) نے "سواء الطریق" کے نام سے ۴ جلدوں میں ایک کتاب لکھی، اس کتاب میں "مشکوۃ المصابیح" سے بخاری و مسلم کی روایتوں کو الگ کرکے اس کا ترجمہ کیا گیا ہے اور جس حدیث کی وضاحت ضروری سمجھی ہے، حاشیہ میں اس کی تشریح کردی گئی ہے۔

ــــ مولانا محمد ابراہیم آروی (۱۳۲۰ھ) "طریق النجاۃ فی ترجمۃ الصحاح من المشکوۃ" (اردو) ۴ جلدوں میں لکھی، اس کتاب میں ان حدیثوں کو درج کیا گیا ہے جسے بخاری و مسلم نے تخریج کیا ہے۔اس کے علاوہ مولانا آروی نے امام بخاری کی "الادب المفرد" کا بھی اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

ــــ مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (م ۱۳۸۴ھ) نے مشکوۃ المصابیح کا اردو ترجمہ کیا، جو طبع نہیں ہوسکا، اب اس کا مسودہ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب کے پاس محفوظ ہے۔

ــــ مولانا عبدالسلام بستوی (م ۱۳۹۴ھ) نے خدمت حدیث میں "صحیح مسلم" کے مقدمہ کا اردو میں ترجمہ کیا اس کے علاوہ "رفع الحاجۃ" کے نام سے "سنن ابن ماجہ" کا بھی ترجمہ کیا۔ اور "مشکوۃ المصابیح فی ترجمۃ مشکوۃ المصابیح" کی شرح اردو میں (۱۳ جلدوں)، "انوار المصابیح" کے نام سے لکھی، اسی شرح میں لغوی تشریح بھی کی گئی ہے۔ اور ائمہ کرام کے اختلاف کو بھی واضح کیا گیا ہے، علاوہ ازیں اس شرح میں حدیث کا بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

ــــ مولانا محمد داؤد راز دہلوی (م ۱۴۰۲ھ) نے صحیح البخاری اور صحیح مسلم کا اردو ترجمہ کیا۔

ــــ مولانا محمد اسماعیل السلفی (م ۱۳۸۷ھ) نے "مشکوۃ المصابیح" کا اردو ترجمہ شروع کیا صرف ربع اول کا ترجمہ کرپائے کہ مولانا سلفی انتقال کرگئے، باقی ۳ جلدوں کا ترجمہ مولانا محمد سلیمان کیلانیؒ نے کیا ہے۔

ــــ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۴۰۸ھ) نے خدمت حدیث میں جو علمی و تحقیقی کارنامے سرانجام دیئے ان کی تفصیل یوں ہے:

"التعلیقات السلفیہ" کے نام سے سنن نسائی کی شرح لکھی ہے۔ اس شرح کی خوبی یہ ہے کہ اس میں مشکل الفاظ کی تشریح کی گئی ہے اور تعارض کی صورت میں تطبیق بھی دی گئی ہے۔ نیز اس کے مدلس یا ضعیف راوی کی نشاندہی بھی کردی گئی ہے۔ یہ شرح عربی زبان میں ہے۔

مولانا عطاء اللہؒ نے "سنن ابی داؤد" کا حاشیہ بھی لکھنا شروع کیا تھا مگر مکمل نہ کرسکے، اس کتاب کا نام "فیض الودود تعلیق سنن ابی داؤد" (عربی) ہے۔ مولانا عطاء اللہ کا تیسرا بڑا علمی کارنامہ ہے۔ "تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوۃ" (عربی) کی تنقیح و تخریج و تعلیق ہے، اس کتاب کی تفصیل یہ ہے کہ مولانا سید احمد حسن دہلوی مؤلف "تفسیر احسن التفاسیر" (اردو) (م ۱۳۲۸ھ) نے "مشکوۃ المصابیح" کی شرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنام " تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ " لکھنی شروع کی اور نصف ثانی تک خود لکھی، جبکہ بقیہ نصف اپنی نگرانی میں مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ) سے لکھوائی، نصف اول دو جلدوں میں دہلی سے شائع ہوئی اور بقیہ نصف "مجتبائی پریس دہلی" میں طباعت کے لئے دیدیا گیا کہ پاکستان معرض وجود میں آگیا جس وجہ سے یہ کتاب شائع نہ ہو سکی، اس کے بعد یہ مسودہ کسی طرح کراچی پہنچ گیا، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف نے کسی طرح یہ مسودہ حاصل کر لیا، مسودہ کرم خوردہ ہو چکا تھا، آپ نے سالہا سال محنت کر کے اس کو دوبارہ ایڈٹ کیا اور اس کی تیسری جلد اپنے "مکتبہ دار الدعوۃ السلفیہ" سے شائع کی، چوتھی جلد ایڈٹ کرنے سے پہلے مولانا نے انتقال کیا اور یہ جلد آپ کے شاگردان مولانا حافظ صلاح الدین یوسف اور حافظ نعیم الحق نعیم نے ایڈٹ کر کے شائع کی ہے، بلاشک مولانا عطاء اللہ حنیف کا یہ ایک بہت بڑا علمی و تحقیقی کارنامہ ہے۔

—— مولانا ابو الحسن محمد سیالکوٹی (م ۱۳۲۵ھ) نے خدمت حدیث میں "فیض الباری" کے نام سے ۳۰ جلدوں میں اردو میں صحیح بخاری کی شرح لکھی، اس کے علاوہ "مشکوٰۃ المصابیح" کی شرح بھی اردو میں لکھی، علاوہ ازیں "تلخیص الصحاح" کے نام سے حدیث کی مشہور کتاب "تیسیر الوصول" کی جلد پنجم و ششم کا اردو میں ترجمہ کیا۔

—— مولانا سید عبدالاول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ) نے حدیث کی خدمت میں جو گراں قدر علمی خدمات انجام دیں، اس کی تفصیل یہ ہے۔

"الجامع الصحیح للبخاری" کا اردو میں ترجمہ "نصرۃ الباری" کے نام سے کیا۔ اور "صحیح مسلم" کا ترجمہ اردو میں "انعام المنعم ترجمۃ الصحیح لمسلم" کے نام سے کیا اور "مشکوٰۃ المصابیح" کا ترجمہ اردو میں ۴ جلدوں میں "بنام الرحمۃ المهداۃ الی من یرید بترجمۃ المشکوٰۃ" کیا، اس کتاب کی مترجم مرحوم نے مختصر شرح بھی کی ہے، اس کے علاوہ مولانا عبدالاول غزنوی نے امام نووی (م ۶۷۶ھ) کی "ریاض الصالحین" کا اردو میں ترجمہ و تشریح بھی کیا ہے۔

—— مولانا فضل حق دلاوری (م ۱۳۶۴ھ) نے "فضل الباری شرح ترجمۃ صحیح البخاری" (اردو) جامع الترمذی کا اردو ترجمہ، امام شوکانی (م ۱۲۵۰ھ) کی کتاب "الاحادیث الموضوعۃ" کا اردو ترجمہ اور ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) کی کتاب "الموضوعات" کا اردو ترجمہ کیا۔

—— مولانا عبدالوہاب دہلوی (م ۱۳۵۱ھ) نے "مشکوٰۃ المصابیح" کا عربی میں حاشیہ لکھا، اور ان کے صاحبزادہ مولانا عبدالستار دہلوی (م ۱۳۸۶ھ) نے بخاری کا ترجمہ و شرح اردو میں بنام "نصرۃ الباری" لکھی۔

—— علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانی (م ۱۳۲۷ھ) نے "البیان المکمل فی تحقیق الشاذ والمعلل"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عربی) لکھی، اس کتاب میں شاذ اور معلل کی تعریف میں علمائے کرام کے مابین جو اختلاف ہے، اس کو نقل کرکے اس پر محاکمہ کیا گیا ہے اس کے علاوہ علامہ حسین بن محسن نے "سنن ابی داوٗد" اور "سنن نسائی" پر عربی میں تعلیقات لکھی ہیں، علامہ حسین بن محسن کی ایک کتاب "التحفۃ المرضیۃ فی حل بعض المشکلات الحدیثیۃ" (عربی) بھی ہے۔

—— مولانا عبدالغفور غزنوی (م ۱۳۵۴ھ) نے خدمت حدیث میں "مشکوۃ الانوار تسهیل مشارق الانوار" لکھی۔ اس کتاب میں فقہی ترتیب سے احادیث کو مرتب کیا گیا ہے نیز امام نووی (م ۶۷۶ھ) کی "ریاض الصالحین" کا اردو ترجمہ بھی کیا اور حافظ ابن حجر (م ۸۵۲ھ) کی "بلوغ المرام" کا بھی اردو میں ترجمہ و تشریح کی، یہ کتاب عربی متن کے ساتھ شائع ہوئی۔

—— مولانا عبدالحمید سوہدروی (م ۱۳۳۰ھ) نے خدمت حدیث میں "زبدۃ المرام شرح عمدۃ الاحکام" (اردو) میں لکھی۔

—— مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ) نے "مشکوۃ المصابیح" کی شرح عربی زبان میں "کتاب العلم" تک لکھی، اس کے علاوہ "امالی علی صحیح البخاری" کے نام سے صحیح بخاری پر آپ کی تقاریر کا مجموعہ بھی ہے جو آپ کے شاگرد رشید مولانا حافظ عبدالمنان استاد حدیث جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ نے مرتب کیا ہے، اس کتاب میں آپ نے مولانا سید انور شاہ کشمیری (م ۱۳۵۱ھ) کی "فیض الباری" شرح صحیح البخاری پر جرح و تنقید کی ہے۔

—— مولانا محمد داوٗد راغب رحمانی (م ۱۳۹۷ھ) نے خدمت حدیث میں امام عبدالسلام ابن تیمیہ (م ۶۵۲ھ) کی کتاب "منتقی الاخبار" کا اردو ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (م ۱۴۰۸ھ) نے اپنے ادارہ "دارالدعوۃ السلفیۃ" لاہور کے زیر اہتمام (۱۴۰۳ھ) میں ۲ جلدوں میں شائع کیا۔ اس کے علاوہ مولانا راغب مرحوم نے امام شوکانی (م ۱۲۵۰ھ) کی "نیل الاوطار" کا بھی اردو میں ترجمہ کیا ہے جو طبع نہیں ہو سکا۔

—— مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری (م ۱۴۱۴ھ) نے "مشکوۃ المصابیح" کی شرح "مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح" (عربی) ۱۰ جلدوں میں لکھی ہے اور یہ شرح "مشکوۃ المصابیح" کی جلد اول کی شرح ہے، ۹ جلدیں جامعہ سلفیہ بنارس نے شائع کی ہیں اور دسویں جلد زیر طبع ہے۔ ۹ جلدوں کی مجموعی صفحات کی تعداد ۴۸۷۸ ہے، اس شرح میں جن علمی امور پر بحث کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) مشکوۃ کے ہر راوی کا ترجمہ (۲) تمام احادیث کی تخریج (۳) اسنادی و متنی اشکالات کا حل (۴) احادیث کی توضیح (۵) اختلاف مذاہب اور ان کے دلائل پر راجح مسلک کی وضاحت۔

—— دور حاضر کے مولانا صفی الرحمان مبارکپوری مؤلف "الرحیق المختوم" (عربی و اردو) نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت حدیث میں "بلوغ المرام مع تعلیقہ اتحاف الکرام" (عربی) ۴۶۳ صفحات میں لکھی ہے، یہ حقیقت میں حافظ ابن حجر (م ۸۵۲ھ) کی "بلوغ المرام" کا علمی و تحقیقی حاشیہ ہے۔ اس کتاب میں کتاب کے راویوں کے حالات بھی درج کئے گئے ہیں، تاریخی مقامات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اور فقہی مسائل کی تشریح کرتے ہوئے راجح مسلک کو بدلائل ثابت کیا گیا ہے۔ یہ کتاب جامعہ سلفیہ بنارس نے ۱۴۰۷ھ میں شائع کی۔

—— مولانا عزیز زبیدی صاحب نے "جامع صحیح البخاری" کا عربی میں حاشیہ لکھا ہے اور یہ حاشیہ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۴۰۸ھ) کے زیر نگرانی لکھا گیا، مولانا عزیز زبیدی "جامع الترمذی" کا بھی عربی میں حاشیہ لکھ رہے ہیں۔

—— مولانا محمد علی جانباز شیخ الحدیث جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ "سنن ابی ماجہ" کی عربی میں شرح لکھ رہے ہیں۔ یہ شرح نصف سے زیادہ لکھی جاچکی ہے۔

—— مولانا ارشاد الحق اثری استاد حدیث جامعہ اثریہ فیصل آباد نے مسند ابی یعلیٰ کی تخریج و تصحیح اور تعلیق کی ہے، یہ تعلیق ۶ جلدوں میں جدہ (سعودی عرب) سے شائع ہو چکی ہے۔

—— مولانا محمد عزیر شمس الحق جن کا تعلق عظیم آباد پٹنہ بہار سے ہے، اور مکہ مکرمہ میں علمی و تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں، خدمت حدیث میں ان کی علمی و تحقیقی کتابیں جماعت اہلحدیث کے لئے سرمایہ افتخار ہیں، ان کتابوں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) رفع الالتباس عن بعض الناس للشیخ شمس الحق العظیم آبادی (عربی)

(۲) غنیۃ المعی للشیخ شمس الحق العظیم آبادی (عربی)

(۳) غایۃ المقصود شرح سنن ابی داؤد جلد اول للشیخ شمس الحق العظیم آبادی (عربی)

(۴) الغوامض والمبهمات لعبد الغنی الازدی (م ۴۰۹ھ) (عربی)

(۵) الاوائل لابن ابی عاصم (م ۲۸۷ھ) (عربی)

(۶) "اللالی المنثورۃ فی الاحادیث المشہورۃ" للزرکشی (م ۷۹۴ھ) (عربی)

(۷) الرباعی فی الحدیث لعبد الغنی الازدی (م ۴۰۹ھ) (عربی)

(۸) کتاب حدیث قیس بن ساعدۃ الایادی لابن درستوریہ (م ۳۴۷ھ) (عربی)

(۹) التذکرۃ فی علوم الحدیث لابن الملقن (م ۸۰۶ھ) (عربی)

مولانا محمد عزیر شمس الحق نے ان تمام کتابوں کی تخریج، تصحیح، تحقیق اور تعلیق کی ہے۔

—— مولانا محمد صادق خلیل فیصل آبادی نے امام نووی (م ۶۷۶ھ) کی "ریاض الصالحین" کا ترجمہ کیا ہے جو عربی متن کے ساتھ نعمانی کتب خانہ لاہور نے شائع کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—— مولانا عبدالحمید اثاری مقیم حیدر آباد دکن نے منتقی الاخبار لابن تیمیہ (م ۶۵۲ھ) کا ترجمہ اردو میں بنام "المصطفیٰ" کیا ہے۔

فقہ :

فقہ کے تحت مسائل جمعہ، ۸ رکعت نماز تراویح، فاتحہ خلف الامام اور رفع الیدین پر علمائے اہلحدیث نے جو گرانقدر علمی کتابیں تصنیف کی ہیں ان کی مختصرا تفصیل درج ذیل ہے۔

مسائل جمعہ :

علمائے تقلید کے نزدیک دیہات میں جمعہ جائز نہیں، اس مسئلہ پر انہوں نے کئی کتابیں لکھی ہیں مگر اس پر عمل نہیں ہے (کیونکہ اکثر دیہات میں علمائے تقلید جمعہ پڑھتے ہیں) علمائے اہلحدیث نے ان کی کتابوں کے رد عمل میں بے شمار کتابیں لکھی ہیں، اور ان کے دلائل کا رد کیا ہے اور سنت سے ثابت کیا ہے کہ دیہات میں جمعہ پڑھنا جائز ہے علمائے اہل حدیث نے اس سلسلہ میں جو کتابیں تصنیف کی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مولانا شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ) :

(۱) التحقیقات العلی باثبات فرضیۃ الجمعۃ فی القریٰ (اردو) (۲) القدر الامع فی اخبار صلوۃ الجمعۃ عن النبی الشافع (اردو)

مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ) :

(۱) نور الابصار (اردو) (۲) تنویر الابصار (اردو)

مولانا عبدالجبار عمرپوری (م ۱۳۳۴ھ) :

"ارشاد الانام لفریضة الجمعة فی کل مقام مشتملا علی ردما فی تنبیه الانام" یہ کتاب اردو میں ہے۔

مولانا عبدالرحمان بقاغازی پوری (م ۱۳۴۷ھ) :

"سرمن یری فی بحث الجمعة فی القری (اردو) ۲ جلد، جو مولانا محمود حسن اسیر مالٹا (م ۱۳۳۹ھ) کی کتاب "احسن القریٰ فی توضیح اوثق العریٰ" کے جواب میں ہے۔

مولانا ابو المکارم محمد علی مئوی (م ۱۳۵۲ھ) :

(۱) "المذهب المختار فی الرد علی جامع الآثار" (مولوی ظہیر احسن شوق نیوی (حنفی) کی کتاب جامع الاثار فی اختصاص الجمعۃ فی الامصار" کے جواب میں ہے، جس میں انہوں نے دیہات میں جمعہ قائم کرنے کو ناجائز کہا ہے مولانا مئوی کا دوسرا رسالہ "ہدایۃ الوریٰ الی اقامۃ الجمعۃ فی القریٰ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اردو) ہے، یہ مولانا رشید احمد گنگوہی (حنفی) کے رسالہ "اوثق العری فی تحقیق الجمعۃ فی القریٰ" کے جواب میں ہے۔

مولانا محمد سعید محدث بنارسی (م ۱۳۲۲ھ) نے بھی مولانا گنگوہی مرحوم کے رسالہ "اوثق العریٰ" کا جواب "کسر العریٰ باقامۃ الجمعۃ فی القریٰ" کے نام سے لکھا۔

مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (م ۱۳۸۴ھ):

"اطفاء الشمعة فی ظهر الجمعة بجواب نور الشمعة فی ظهر الجمعة ۲ جلدیں اردو میں جو مولوی احمد علی بٹالوی پروفیسر عربی کالج لاہور کی کتاب "نور الشمعۃ فی ظہیر الجمعۃ" کے جواب میں ہے۔ مولانا روپڑی کا دوسرا رسالہ "ارشاد الوریٰ فی جمعۃ القریٰ" ہے۔

مولانا مولا بخش بڑاکری (م ۱۳۴۴ھ) نے اردو میں ۲ کتابیں لکھیں ان میں پہلی کتاب "التجمیع فی القریٰ بنقض مانی اوثق القریٰ" مولانا رشید احمد گنگوہی کے رسالہ "اوثق القریٰ" کے جواب میں ہے اور ان کی دوسری کتاب "الاجوبۃ السبعۃ فی تحقیق تفریق الجمعۃ فی الحاکمۃ" (اردو) ہے۔ مولانا محمد ابوبکر شیث جون پوری (م ۱۳۵۹ھ) نے بھی "دیہات میں جمعہ کا جواز" کتاب لکھی۔ اس کتاب میں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں دیہات میں نماز جمعہ قائم کرنے کا ثبوت دیا گیا ہے۔

نماز تراویح:

علمائے اہل حدیث کا موقف یہ ہے کہ ۸ رکعت نماز تراویح پڑھنا سنت ہے، اور احادیث صحیحہ مرفوعہ سے یہی ثابت ہے، جبکہ علمائے احناف ۲۰ رکعت تراویح پڑھنے پر زور دیتے ہیں، علمائے اہلحدیث کا موقف یہ ہے کہ ۲۰ رکعت تراویح والی حدیث ضعیف ہے۔ اس لئے صحیح حدیث کے مقابلہ میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا "چہ معنی دارد؟"

علمائے اہلحدیث نے ۸ رکعت تراویح پر جو کتابیں لکھی ہیں، ان میں چند مشہور کتابوں کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

مولانا عبدالغفور دانا پوری (م ۱۳۰۰ھ): "تنویر المصابیح فی اثبات رکعات التراویح" لکھی۔ مولانا ابوالمعلیٰ محمد علی مئوی (م ۱۳۵۳ھ) نے مولانا محمد یحییٰ عظیم آبادی کے فارسی رسالہ کا ترجمہ "مصابیح ترجمۃ رسالۃ التراویح" کے نام سے کیا۔ اس رسالہ میں ۸ رکعت تراویح کو ہی سنت ثابت کیا گیا ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ) نے ایک سوال کے جواب میں: کیا تراویح ۸ رکعت پڑھنی چاہیے؟ ...... "رکعات التراویح" کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ جس میں آپ نے احادیث صحیحہ سے ثابت کیا ہے کہ ۸ رکعت تراویح پڑھنا ہی سنت ہے۔

مولانا عبدالرحیم بخشی (م ۱۳...ھ) "الرضیح ... فی ... التراویح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البدعیۃ" (اردو) میں لکھی، جس میں مصنف مرحوم نے دلائل سے ثابت کیا کہ ۲۰ رکعت تراویح پڑھنا بدعت ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (م ۱۳۸۴ھ) نے "تحقیق التراویح فی جواب تنویر المصابیح" (اردو) مرتب فرمائی یہ کتاب مولوی ابوالناصر عبیدی کی کتاب "تنویر المصابیح فی تحقیق التراویح" کے جواب میں ہے، جس میں انہوں نے ۲۰ رکعت تراویح پڑھنا ثابت کیا تھا، مولانا روپڑی نے عبیدی صاحب کے تمام دلائل کی تردید کی اور ۸ رکعت تراویح پڑھنا سنت سے ثابت کیا۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے "انارۃ المصابیح لاداء صلوۃ التراویح" کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں خطبہ رمضان، فضائل رمضان ۸ رکعت تراویح کا پڑھنا سنت نبوی، اقوال آئمہ کرام اور علمائے احناف سے ثابت کیا گیا ہے۔

مولانا نذیر احمد دہلوی (م ۱۳۸۵ھ) نے "انوار المصابیح، بجواب رکعات التراویح" کتاب لکھی، یہ کتاب مولوی حبیب الرحمان اعظمی کے رسالہ "رکعات التراویح" کے جواب میں ہے اس میں دلائل سے ۸ رکعت تراویح کا پڑھنا ثابت کیا گیا ہے اور مولوی حبیب الرحمان اعظمی کے تمام اعتراضات کا شافی جواب دیا گیا ہے، یہ کتاب ۱۳۷۸ھ میں ۳۲۸ صفحات پر مشتمل حمیدیہ پریس دربھنگہ میں طبع ہوئی۔ اور انجمن اہلحدیث لہریا سرائے دربھنگہ نے اسے شائع کیا۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی (م ۱۳۸۳ھ) نے ایک رسالہ "کیا ۸ رکعت تراویح پڑھنا بدعت ہے؟" مرتب فرمایا۔ اس میں آپ نے احادیث صحیحہ سے ۸ رکعت تراویح پڑھنا سنت ثابت کیا ہے، اور مخالفین کے تمام دلائل کی تردید کی ہے۔

مولانا محمد سلیمان مئوی (م ۱۳۹۸ھ) نے بھی مولوی حبیب الرحمان اعظمی کے رسالہ "رکعات التراویح" کا جواب صلوۃ التراویح بجواب رکعات التراویح لکھا۔ یہ رسالہ ۱۰۴ صفحات میں "سرفراز قومی پریس لکھنؤ" میں چھپا۔

مولانا محمد حسین بٹالوی (م ۱۳۳۸ھ) نے "الفاتیح فی بحث التراویح" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔

مولانا کرم الدین سلفی (کراچی) نے "رکعات تراویح کی صحیح تعداد اور علمائے احناف" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس میں پہلے ۸ رکعت تراویح کا پڑھنا احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے، اور علمائے احناف کے اقوال سے بھی اس کی تائید کی ہے کہ آٹھ رکعت تراویح پڑھنا سنت ہے، اس کے بعد ۲۰ رکعت تراویح کے متعلق جو حدیث ہے اس پر علمی بحث بھی کی گئی ہے، اور اس حدیث کی حقیقت دلائل سے واضح کی گئی ہے۔ یہ کتاب جامعہ سلفیہ بنارس نے شائع کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا صفی الرحمان مبارکپوری نے بھی "المصابیح فی مسئلہ التراویح" کے نام سے ایک رسالہ لکھا، یہ کتاب علامہ سیوطی (م۹۱۱ھ) کے رسالہ کا ترجمہ ہے، اس کتاب میں ۲۰ رکعت تراویح کو بدعت قرار دیا گیا ہے اور ۸ رکعت تراویح کو سنت ثابت کیا گیا ہے۔

فاتحہ خلف الامام

علمائے اہلحدیث کا موقف یہ ہے کہ فاتحہ خلف الامام کے بغیر کوئی نماز بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی، علماء احناف اس کے قائل نہیں ہیں، وہ کسی نماز میں بھی جماعت میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے، علمائے اہل حدیث نے اس سلسلہ میں جو علمی کتابیں مرتب فرمائیں۔ یہاں ان کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

فاتحہ خلف الامام میں مولانا محمد بشیر سہوانی (م۱۳۲۶ھ) نے "البرہان العجاب فی فرضیۃ ام الکتاب" لکھی، اس کتاب میں دو مسئلوں کو بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ جیسے امام و منفرد پر قراءۃ فرض ہے ویسے ہی مقتدی پر فرض ہے۔

۲۔ امام، منفرد اور مقتدی سب پر سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی (م۱۳۸۱ھ) نے "کشف الحجاب عمانی البرہان العجاب" کے نام سے مولانا سہوانی کی کتاب پر تعلیق لکھی ہے۔

مولانا خرم علی بلہوری (م۱۲۶۰ء) نے رسالہ "قراءۃ خلف الامام" مرتب فرمایا۔

مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری (م۱۳۵۳ء) نے "تحقیق الکلام فی وجوب القراءۃ خلف الامام" (۲ جلد) اردو میں لکھی، اس کتاب میں مولانا مبارکپوری نے دلائل سے وجوب قراءۃ خلف الامام کو ثابت کیا ہے اور علمائے احناف کے دلائل عدم وجوب قراءۃ کا رد کیا ہے، اس کی پہلی جلد ۱۳۲۰ھ میں اور دوسری جلد ۱۳۲۴ھ میں "محبوب المطابع دہلی" میں طبع ہوئی، اور مبارکپور سے شائع ہوئی۔

مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م۱۳۳۶ء) نے "ہدایۃ المعتدی فی قراءۃ المقتدی" لکھی، اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ ہے کہ حنفیوں کی جانب سے ایک رسالہ "تحقیق قراءۃ المقتدی" شائع ہوا، جس میں امام بخاری (م۲۵۶ھ) اور علمائے اہلحدیث کے خلاف توہین آمیز کلمات استعمال کئے گئے اور آخر میں قراءۃ خلف الامام کی نفی میں پورا زور صرف کیا گیا تھا۔ یہ کتاب اس کے جواب میں ہے۔

مولانا محمد سعید محدث بنارسی (م۱۳۲۲ھ) نے قراءۃ خلف الامام کے بارے میں دو کتابیں مرتب فرمائیں ان میں پہلی کتاب "البرہان الجلی فی رد الدلیل القوی" ہے، اور یہ کتاب مولانا احمد علی سہارن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری (م ۱۲۹۷ھ) کے رسالہ "الدلیل القوی علی ترک قراۃ المقتدی" کے جواب میں ہے۔ مولانا بنارسی کی دوسری کتاب تعلیم المبتدی فی تحقیق القراءۃ للمقتدی (۲ جلد) اردو میں ہے یہ کتاب دراصل ایک اشتہار کے جواب میں ہے۔ جو علمائے احناف کی طرف سے تحقیق قراءۃ المقتدی کے نام سے شائع ہوا۔

مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (م ۱۳۸۴ء) نے فاتحہ خلف الامام کے سلسلہ میں مولانا سید انور شاہ کشمیری (م ۱۳۵۳ھ) کی عربی کتاب "فصل الخطاب" کا جواب "الکتاب المستطاب فی جواب فصل الخطاب" (عربی) لکھی، مولانا انور شاہ صاحب نے اپنی کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ فاتحہ خلف الامام واجب نہیں ہے اور حدیث "لاصلوۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب" کی تاویل کی ہے، اور اس کے راوی حضرت ابو ہریرۃ ﷺ کو غیر فقیہ ثابت کیا ہے۔ مولانا روپڑی نے مولانا انور شاہ کے تمام دلائل کا جواب دیا ہے۔ اور اس کے علاوہ آخر میں مولانا روپڑی نے مولانا انور شاہ کی عربی دانی پر بھی تنقید کی ہے، اور دلائل سے بتایا ہے، کہ ان کی عربی تحریر میں غلطیاں ہیں۔ اور ساتھ ہی ان غلطیوں کی نشاندہی بھی کی ہے، یہ کتاب ۱۳۴۸ھ میں آفتاب پریس امرتسر میں طبع ہوئی اور تنظیم اہلحدیث روپڑ نے شائع کی، مولانا روپڑی کی دوسری کتاب "احسن الکلام" (اردو) ہے۔ یہ کتاب مولوی سرفراز حنفی دیوبندی کی کتاب "سورۃ فاتحہ خلف الامام" کے جواب میں ہے۔

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ء) نے "فاتحہ خلف الامام" کے نام سے ایک رسالہ لکھا، جس میں بدلائل ثابت کیا ہے کہ نماز سری ہو یا جہری دونوں میں خلف الامام سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ء) نے "فاتحہ خلف الامام" کے سلسلہ میں "گلدستہ سنت" کے نام سے رسالہ مرتب فرمایا۔

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (۱۴۰۵ء) نے "خیرالکلام فی وجوب الفاتحۃ خلف الامام" کے نام سے اردو میں ایک کتاب لکھی، یہ کتاب ایک حنفی عالم مولوی سرفراز کی "احسن الکلام" کے جواب میں ہے۔ اس کتاب میں بدلائل ثابت کیا گیا ہے، کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہو سکتی، یہ کتاب ۱۳۷۵ھ میں ۵۷۳ صفحات پر مشتمل سکول بک ڈپو گوجرانوالہ نے شائع کی تھی، اور اشرف پریس لاہور میں طبع ہوئی تھی۔

"فاتحہ خلف الامام" کے متعلق علمائے اہل حدیث نے بڑی محنت اور تحقیق سے کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً

——— جواز قراءۃ خلف الامام (فارسی) مولانا حسین احمد ملیح آبادی (م ۱۲۷۵ھ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—— خلاصۃ المرام فی تحقیق الفاتحۃ خلف الامام (اردو) مولانا شرف الحق ڈیانوی
—— "القول الصحیح فی وجوب الفاتحۃ علی الماموم فی المذھب الصحیح" (اردو) از مولانا غلام حسن سیالکوٹی (م ۱۳۳۱ء)
—— فاتحۃ الصواب فی قراءۃ فاتحۃ خلف الامام (فارسی) مولانا جلال الدین احمد بنارسی (م ۱۲۷۹ھ) یہ کتاب آپ نے محرم ۱۲۵۶ھ میں تصنیف کی، پھر اس کا خلاصہ اردو میں بنام "زبدۃ الالباب" لکھا، جو مطبع سعید المطابع بنارس میں طبع ہو کر شائع ہوا۔
—— "تکمیل البرہان فی قراءۃ ام القرآن" (اردو) مولانا عبدالستار دہلوی (م ۱۳۸۶ھ)

مولانا ارشاد الحق اثری استاد حدیث جامعہ اثریہ فیصل آباد نے "توضیح الکلام فی وجوب القراءۃ خلف الامام" (اردو ۲ جلدوں میں) لکھی ہے، اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ ہے، کہ مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ) نے "خیر الکلام" کے نام سے مولوی سرفراز صاحب کی کتاب "احسن الکلام" کا جواب لکھا، اور ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء میں سکول بک ڈپو گوجرانوالہ نے شائع کی، ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں مولوی سرفراز صاحب نے دوبارہ "احسن الکلام" شائع کی، تو اس میں مولوی سرفراز صاحب نے "خیر الکلام" پر نامناسب انداز میں اعتراضات کئے، مولانا ارشاد الحق اثری نے یہ کتاب "احسن الکلام" مطبوعہ ۱۳۸۵ء کے جواب میں لکھی ہے، اور مصنف "احسن الکلام" کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کا مسکت جواب دیا ہے۔

"توضیح الکلام" جلد اول صفحات ۵۶۲ جلد دوم صفحات ۷۸۰ (مجموعی صفحات ۱۳۴۲) ۱۴۰۷ھ / ۱۹۰۸ء میں طفیل آرٹ پریس لاہور میں طبع ہوئی، اور ادارہ "علوم اثریہ فیصل آباد" نے شائع کی۔

مولانا ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس نے مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ) کی کتاب "تحقیق الکلام" کا عربی میں ترجمہ بنام "ترجمہ تحقیق الکلام فی وجوب القراءۃ خلف الامام" کیا ہے۔ جو جامعہ سلفیہ بنارس نے شائع کیا ہے۔

مولانا محمد بن ابراہیم میمن جوناگڑھی (م ۱۳۶۲ھ) نے "دلائل محمدی" (۲ جلد) فاتحہ خلف الامام کے بارے میں کتاب لکھی، یہ کتاب ایک حنفی عالم کی کتاب "الصراط المستقیم" کا جواب ہے۔

رفع الیدین

نماز کے دیگر ارکان اور سنن کی طرح نماز کو شروع کرتے وقت، رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت، تیسری رکعت کے تشہد سے اٹھتے وقت اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھانا ایک عبادت ہے، آنحضرت ﷺ آخری وقت تک اس کو بجالاتے رہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ رسول اکرم ﷺ جس چیز کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساری عمر اسی پر عامل رہے، اور محدثین کرام بھی ساری عمر اس سنت پر عمل پیرا رہے۔

مگر ایک گروہ (احناف) ایسا ہے جو اس سنت کا قائل نہیں۔ اس کے نزدیک صرف نماز شروع کرتے وقت رفع الیدین کرنا ضروری ہے، وہ کہتے ہیں یہ سنت متروک ہوگئی ہے، اول اسلام میں تھی۔ بعد میں منسوخ ہوگئی، اور اب تک اسی طرح منسوخ ہے، حالانکہ یہ ان کا خیال باطل ہے۔

علمائے اہلحدیث نے اس سنت متواترہ کے احیاء کی طرف توجہ کی اور رفع الیدین پر مستقل کتابیں لکھیں اور ساتھ ہی ان کے اس دعویٰ باطل کہ رفع الیدین منسوخ ہو چکی ہے، کی دلائل و براہین سے تردید کی، علمائے اہلحدیث نے رفع الیدین کے موضوع پر جو کتابیں لکھیں، ان میں سے چند ایک کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی (س ۱۲۴۶ھ) "تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین" (عربی) تصنیف فرمائی، اس کتاب میں ان تمام احادیث کو جمع کر دیا گیا ہے جو اثبات رفع الیدین میں وارد ہیں۔

مولانا محمد علی مئوی (م ۱۳۵۲ھ) نے مولوی ظہیر احسن شوق نیموی کی کتاب "جلاء العینین فی رفع الیدین" کے جواب میں "القول الحلی بکل زین فی تائید مسالہ رفع الیدین" (اردو) لکھی۔

جب یہ کتاب شائع ہوئی تو شوق صاحب نے اس کا جواب کتاب "المجلی" کے نام سے دیا، تو مولانا محمد علی مئوی نے اس کا جواب "مطلع القرین فی تائید مسالہ رفع الیدین" کے نام سے دیا۔ مولانا محمد سعید محدث بناری (م ۱۳۲۲ھ) نے دو کتابیں اثبات رفع الیدین میں لکھیں۔

ان کے نام یہ ہیں "ازالہ الشین عن جلاء العین"، "رد التردید الی اہل التقلید مع قرۃ العین برد ماوقع فی ضیاء العین"

"ازالہ الشین" مولوی ظہیر احسن شوق نیموی کی کتاب "جلاء العین" کی تردید میں ہے۔ اور "رد التردید الی اہل التقلید" شوق صاحب کے رسالہ "تردید السیف الی راس الحیف و ضیاء الدین فی رد ازالہ الشین" کی تردید میں ہے۔

مولانا محمد بن ابراہیم میمن جوناگڑھی (م ۱۳۶۲ھ) نے تین رسائل اثبات رفع الیدین میں مرتب فرمائے، "رکوع محمدی"، "غنیہ محمدی" اور "رفع الیدین اور آمین بالجہر"

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۴۰۸ھ) نے رفع الیدین کے موضوع پر "احادیث رفع الیدین کا کوئی ناسخ نہیں ہے" نامی کتاب لکھی،

مولانا محی الدین لاہوری (۱۳۱۲ھ) نے نور العین فی اثبات رفع الیدین،

مولانا نور حسین گھرجاکھی (م ۱۳۷۱ھ) نے "اثبات رفع الیدین"،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا شاہ ابواسحاق بھیروی (م ۱۳۳۴ھ) نے "نور العین فی اثبات رفع الیدین" اور مولانا ابواسحاق لہراوی (م ۱۳۲۴ء) نے رسالہ "مسئلہ رفع الیدین" (عربی) مرتب فرمائے۔

مولانا قاضی محمد مچھلی شہری (م ۱۳۲۰ھ) نے بزبان اردو "التحقیق الراسخ فی ان احادیث رفع الیدین لیس لھا ناسخ" لکھی، یہ کتاب رسالہ "نور العین فی حکم رفع الیدین" کے جواب میں ہے۔

مولانا عبدالحمید اثاروی" نے بنام "قرۃ العین فی اثبات رفع الیدین" لکھی۔

مسئلہ اثبات رفع الیدین پر ایک بے مثل اور محققانہ کتاب مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ) نے "التحقیق الراسخ فی ان احادیث رفع الیدین لیس لھا ناسخ" لکھی، یہ کتاب مولوی اشفاق الرحمان دہلوی کے رسالہ نور العین کا جواب ہے اس کتاب میں مولانا حافظ محمد صاحب مرحوم نے مؤلف "نور العین" کے جملہ شبہات و اشکالات کا نہایت اچھے طریقہ سے حل فرما دیا ہے۔

یہ کتاب ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ۱۳۴۹ھ انجمن "ندوۃ اللطباء" نے گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ سے شائع کی، جبکہ دوسری بار یہ کتاب (۱۴۰۶ھ) میں دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور نے پہلے ایڈیشن کا فوٹو اسٹیٹ شائع کیا۔

مولوی عبداللہ ٹینوی نے عربی زبان میں ایک رسالہ لکھا، جس میں انہوں نے رفع الیدین اور آمین بالجہر کو واجب قرار دیا تھا۔

مولانا محمد علی مئوی (م ۱۳۵۲ھ) نے بزبان عربی "الرد الحر علی المولوی عبدالبر" اس رسالہ کا جواب دیا۔ اور دلائل سے ثابت کیا۔ کہ رفع الیدین اور آمین بالجہر کہنا سنت ہے۔

جدل و مناظرہ

تقسیم ملک سے پہلے برصغیر میں عیسائی، قادیانی، منکرین حدیث، شیعہ، حنفی، دیوبندی اور بریلوی "دین اسلام" اور مسلک حق کے خلاف لٹریچر شائع کرنے میں مصروف عمل تھے، عیسائی دین اسلام کی کھلم کھلا مخالفت کرتے تھے، اور ان کے پادری اور مبلغ یہ پروپیگنڈا کرتے تھے کہ عیسائی مذہب سچا ہے اور ساتھ ہی اسلام کے خلاف زہر اگلتے تھے، قادیانی گروپ کا سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی تھا، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا، اور اسلام کو زبردست نقصان پہنچایا۔ منکرین حدیث نے یہ پروپیگنڈا کرنا شروع کیا کہ ہمیں قرآن کافی ہے۔ حدیث کی ہمیں ضرورت نہیں۔ شیعہ حضرات نے بھی ایسا ہی پروپیگنڈا شروع کیا اور اسلام کو سخت نقصان پہنچایا مزید برآں مقلدین احناف نے بھی مسلک حق کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔

علمائے اہلحدیث نے ان سب کے خلاف سینہ سپر ہو کر ان کا مقابلہ کیا، ان کے خلاف تقریریں کیں، ان کی کتابوں کے جوابات لکھے، اور ان سے مناظرے بھی کئے۔ علمائے اہلحدیث کی ان خدمات کا ذیل میں مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید

قرآن مجید پر جو اعتراضات کئے گئے اور اس سلسلہ میں مخالفین کی طرف سے جو کتابیں لکھی گئیں۔ ان کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے "تفسیر بالرائے" لکھی، یہ تفسیر آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی تفسیر "خزینۃ العرفان" کے جواب میں ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں مولوی غلام احمد شیعی کے "ترجمہ قرآن" پر بھی تنقید کی گئی ہے مولانا امرتسری کی دوسری کتاب "بطش تدبیر بر قادیانی تفسیر کبیر" ہے۔ یہ کتاب خلیفہ قادیان مرزا بشیرالدین محمود کی "تفسیر کبیر" از سورۃ یونس تا سورۃ کہف کا جواب ہے۔ مولانا ثناء اللہ کی تیسری کتاب "برہان التفاسیر برائے اصلاح سلطان التفاسیر" ہے، یہ کتاب پادری سلطان محمد پال کی "تفسیر سلطان التفاسیر" کے جواب میں ہے۔ مولانا امرتسری نے پادری ٹھاکرات کے رسالہ "عدم ضرورت قرآن" کے جواب میں "تقابل ثلاثہ" لکھی، جس میں آپ نے تورات، انجیل اور قرآن مجید کے مابین تقابلی جائزہ پیش کیا ہے نیز آپ نے اس کتاب میں بدلائل ثابت کیا ہے کہ آسمانی کتابوں میں صرف قرآن مجید ہی اپنی اصلی حالت میں ہے۔

مولانا عبدالغفور راناپوری (م ۱۳۰۰ھ) نے ایک عیسائی پادری کے رسالہ "فرقان کا بیان" کی تردید میں "اللمعان لصاحب الفرقان" کتاب لکھی، پادری نے قرآن مجید کو کلام محمد ﷺ ثابت کیا تھا، اور انجیل کو کلام اللہ ثابت کرنے کی جسارت کی۔ مولانا عبدالغفور راناپوری نے دلائل سے ثابت کیا کہ قرآن مجید ہی کلام اللہ ہے۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے "تائید القرآن بجواب تاویل القرآن" (اردو) اور "اعجاز القرآن" لکھیں، "تائید القرآن" پادری اکبر مسیح کی کتاب "تاویل القرآن" کے جواب میں ہے اور "اعجاز القرآن" پادری اکبر مسیح کی دوسر کتاب "تنویر الاذہان فی فصاحۃ القرآن" کے جواب میں ہے۔

آریہ سماج کی طرف سے بھی اسلام کے خلاف کئی کتابیں شائع ہوئیں اور قرآن مجید کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا، علمائے اہلحدیث نے اس کا بروقت نوٹس لیا چنانچہ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے محاشہ دھرم پال کی کتاب "تہذیب الاسلام" جو ۴ جلدوں میں شائع ہوئی اس کے جواب میں "تغلیب الاسلام" ۴ جلدوں میں لکھی۔

ماسٹر آتمارام ایڈیٹر "آریہ مسافر" سے مولانا امرتسری کا ایک مناظرہ ہوا، مناظرہ کا موضوع تھا: "وید اور قرآن" اس مناظرہ میں اللہ تعالیٰ نے مولانا امرتسری کو فتح یاب کیا، بعد میں اس مناظرہ کی روئیداد "الہامی کتاب" کے نام سے شائع ہوئی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوامی دیانند نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے ۱۴ویں باب میں قرآن مجید پر ۱۵۹اعتراضات کیے، اس کے جواب میں مولانا امرتسری نے "حق پرکاش" لکھی، آپ کی دوسری کتاب "کتاب الرحمان" ہے۔ مولانا امرتسری نے یہ کتاب پنڈت دھرمبھکشو آریہ کی ایک کتاب کے جواب میں لکھی۔

حدیث

حدیث کے خلاف ایک تو مستقل گروہ تھا، جو اپنے آپ کو "اہل قرآن" کہتا تھا، اس گروہ میں مولوی عبداللہ چکڑالوی، مولوی احمد الدین امرتسری اور مستری محمد رمضان (گوجرانوالہ) پیش تھے، ان کے علاوہ مولوی محمد اسلم جیراجپوری استاد جامعہ ملیہ دھلی بھی منکرین حدیث کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے، علاوہ ازیں حدیث پر تنقید علمائے احناف کی طرف سے بھی ہوئی، علمائے اہل حدیث نے ان ہردو گروہ کی طرف سے شائع کردہ کتابوں کے جوابات لکھے، اور ان سے مناظرے بھی کیے۔

پٹنہ کے ایک غالی حنفی مولوی ڈاکٹر عمر کریم تھے، جنھوں نے امیرالمؤمنین فی الحدیث حضرت امام محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) اور ان کی بے مثل کتاب الجامع الصحیح للبخاری کے خلاف کتابیں لکھیں، جن میں امام المحدثین اور جامع صحیح بخاری کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا، مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ) نے ان سب کتابوں کا دلائل سے جواب دیا، جن کی تفصیل یہ ہے:

"حل مشکلات بخاری بجواب الجرح علی البخاری" (۴ جلد)، "الامر المبرم لابطال الکلام المحکم"، "ماء حمیم للمولوی عمر کریم"، "صراط مستقیم لهدایه عمر کریم"، "الریح العقیم لحسم بناء عمر کریم"، "الخزی العظیم للمولوی عمر کریم"، "العرجون القدیم فی افشاء هفوات عمر کریم" "الجرح علی ابی حنیفه"، "کتاب الرد علی ابی حنیفه"

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ) نے ایک مقالہ جامع صحیح للبخاری کے نام سے لکھا، اس کا جواب ایک دیوبندی عالم مولوی عبدالرشید نعمانی کی طرف سے "تبصرہ" کے نام سے شائع ہوا، مولانا نذیر احمد دہلوی (م ۱۳۸۵ھ) نے اس کا جواب "جواب تنقید" سے دیا، اور مولوی عبدالرشید نعمانی کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کا دلائل سے جواب دیا۔

مولانا عبدالرحمان مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ) نے مولوی ظہیراحسن شوق نیموی کی کتاب "آثار السنن" (عربی) کے جواب میں "ابکار المنن فی تنقید آثار السنن" (عربی) لکھی، اور دوسری کتاب اردو میں... "اعلام الزمن من تبصرة آثار السنن مرتب فرمائی، ان دونوں کتابوں میں ان احادیث کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے جنھیں شوق نیموی صاحب نے قصداً کیا تھا۔

مولوی شوق نیموی (حنفی) نے اپنی زندگی کا مقصد حدیث پر تنقید ہی بنا رکھا تھا، چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں ایک کتاب "بیان التحقیق فیما یتعلق بالتعلیق" (اردو) لکھی، مولانا ابوالمکارم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد علی مئوی (م ۱۳۵۲ھ) نے اس کا جواب "التعقب الحسن علی المولوی ظہیر الحسن" (اردو) لکھ کر دیا، جب یہ کتاب شائع ہوئی تو شوق نیموی صاحب نے اس کا جواب....... "الکلام المستحسن" کے نام سے دیا۔ تو مولانا مئوی مرحوم نے اس کا جواب "الجواب الاحسن" سے دیا، حدیث کی تنقید میں مولوی محمد یعقوب الہ آبادی (حنفی) نے ایک سالہ "حقائق الاخبار" لکھا۔ تو مولانا ابوالمکارم نے اس کا جواب "دقائق الاسرار فی رد حقائق الاخبار" سے دیا۔

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی (م ۱۳۸۴ھ) نے "مودودیت اور احادیث نبویہ" لکھی، اس میں آپ نے مولانا مودودی مرحوم کے نظریۂ حدیث پر بحث کی ہے۔

مولوی احمد رضا بجنوری (حنفی دیوبندی) نے مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری (م ۱۳۵۱ھ) کے "درس بخاری" کو مرتب کر کے "انوار الباری" کے نام سے شائع کیا، اس کتاب کے مقدمہ میں محدثین کرام کی حدیثی خدمات پر بے جا قسم کے اعتراضات کئے گئے تھے۔ مولانا محمد رئیس ندوی استاد حدیث جامعہ سلفیہ بنارس نے اس کا جواب "اللمحات الی مافی انوار الباری من الظلمات" (اردو) کے نام سے دیا ہے، اس کی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور پانچویں جلد زیر طبع ہے۔

مولانا عبدالصمد حسین آبادی اعظمی (م ۱۳۶۷ھ) نے حدیث کی تائید میں تین کتابیں لکھیں، تائید حدیث بجواب تنقید حدیث، شرف حدیث، شان حدیث، یہ تینوں کتابیں مولوی محمد اسلم جے راج پوری (کے فکر حدیث) کے ان مقالات کے جواب میں ہیں، جو انہوں نے حدیث کے خلاف ماہنامہ "جامعہ دہلی" میں لکھے تھے، مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے بھی مولوی محمد اسلم جیراجپوری کے ایک مقالہ "انکار حدیث" کے جواب میں "دفاع عن الحدیث" کتاب لکھی، اس کے علاوہ مولانا ثناء اللہ امرتسری (۱۳۶۷ھ) مرحوم نے ایک کتاب مولوی عبداللہ چکڑالوی (اہل قرآن) کے رسالہ "برہان القرآن علی صلوۃ القرآن" کے جواب میں "دلیل القرآن بجواب اہل القرآن"، مرتب فرمائی، مولانا امرتسری کی دوسری کتاب "حدیث نبوی اور تقلید شخصی" ہے آپ کی تیسری کتاب "خاکسار تحریک اور اس کا بانی" ہے، یہ کتاب علامہ مشرقی کے ایک مضمون کے جواب میں لکھی، جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ حدیثِ رسول حجت نہیں ہے۔ پنڈت محب الحق نے ایک کتاب "بلاغ الحق" لکھی اور انہوں نے اس کتاب میں لکھا تھا کہ حدیث رسول ناقابل عمل ہے، مولانا امرتسری مرحوم نے اس کا جواب "بیان الحق بجواب بلاغ الحق" کے ذریعہ دیا۔

مولانا محمد داؤد راز دہلوی (م ۱۴۰۲ھ) نے غلام جیلانی برق کی کتاب "دو اسلام" کی تردید میں "خالص اسلام" لکھی۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی (م ۱۳۸۷ھ) نے حدیث کی تائید و نصرت میں جو کتابیں لکھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، وہ تاریخ اہلحدیث کا ایک درخشندہ باب ہے، مولانا سلفی مرحوم حدیث کے سلسلہ میں معمولی سی مداہنت کے بھی قائل نہیں تھے۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۴۰۸ھ) نے راقم سے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ جماعت اہلحدیث میں دو شخصیتیں ایسی گزری ہیں جو حدیث کے سلسلہ میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے، ایک شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) اور دوسرے مولانا محمد اسمٰعیل السلفی (م ۱۳۸۷ھ)

مولانا محمد اسمٰعیل السلفی مرحوم نے نصرت حدیث میں جو کتابیں لکھی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) سنت قرآن کے آئینہ میں (۲) مسئلہ اتک (۳) مقام حدیث، (۴) امام بخاری کا مسلک۔ (۵) حدیث کی تشریعی اہمیت۔ (۶) حجیت حدیث آنحضرت ﷺ کی سیرت کی روشنی میں۔ (۷) جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث (یہ کتاب مولانا مودودی (م ۱۳۹۹) کی کتاب "تفہیمات و مسلک اعتدال" اور مولانا امین احسن اصلاحی کے ایک مضمون جو حجیت حدیث کے سلسلہ میں ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور میں شائع ہوا تھا) لکھی۔ مولانا مودودی مرحوم اور مولانا امین احسن اصلاحی نے اپنے مضامین میں منکرین حدیث سے اتفاق فرمایا تھا۔

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ) نے حدیث کی نصرت و حمایت میں "تنقید المسائل" "جواب دو اسلام" اور "دوام حدیث" تین کتابیں لکھیں۔

"تنقید المسائل"۔ مولانا مودودی (م ۱۳۹۹ھ) کی بعض تحریروں کے جواب میں ہے۔

"جواب دو اسلام"۔ غلام جیلانی برق کی کتاب "دو اسلام" کا جواب ہے۔

"دوام حدیث"۔ مسٹر غلام احمد پرویز کتاب "مقام حدیث" کا جواب ہے۔

مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری نے حدیث کی تائید و حمایت میں "نصرۃ الباری فی بیان صحۃ البخاری" اور صیانۃ الحدیث" (۲ جلد) لکھیں۔ "صیانۃ الحدیث" مسٹر غلام جیلانی برق کی کتاب "دواسلام" کی تردید میں لکھی، مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی (م ۱۳۸۱ھ) اور مولوی عبدالعزیز رحمانی نے بھی مسٹر برق کی کتاب دو اسلام کے جواب میں "برق اسلام" اور "صحیح اسلام" کے نام سے کتابیں لکھیں۔

مولانا صفی الرحمان مبارکپوری نے بھی حدیث کی تائید میں دو کتابیں "انکار حدیث حق یا باطل"، اور "انکار حدیث..... کیوں؟" لکھیں، یہ دونوں کتابیں جامعہ سلفیہ بنارس نے شائع کی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تردید تقلید

تقلید کی تردید میں علمائے اہلحدیث نے جو علمی خدمات سرانجام دیں ان کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

مولانا عبداللہ جھاڑ اللہ آبادی (م ۱۳۱۵ھ) نے تردید تقلید میں "اعتصام السنۃ فی قامع البدعۃ" (اردو) "قرۃ التابعین و حرۃ المحدثین" (عربی اردو) "السیف المسلول فی ذم التقلید المخذول" (اردو) اور "العروۃ المتین فی اتباع سنۃ سید المرسلین" لکھیں۔

شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) نے تقلید کی تردید میں تین کتابیں یعنی "مناظرۃ مسعود السعید فی باب الاتباع والتقلید" "معیار الحق" اور ثبوت الحق الحقیق مولانا قاضی محمد مچھلی شہری (م ۱۳۲۰ھ) نے "البیان المفید لاحکام التقلید المعروف بہ رد التقلید" (اردو) ایک کتاب لکھی، جس میں دلائل سے آپ نے تقلید شخصی کی تردید کی ہے۔

مولانا عبیداللہ نو مسلم (م ۱۳۱۰ھ) نے "تحفۃ الاخوان" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ جس میں تقلید شخصی کی تردید کی گئی ہے، یہ کتاب مولانا عبیداللہ مرحوم نے شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) کے ایماء پر تصنیف کی۔

مولانا الٰہی بخش بڑاکری بہاری (م ۱۳۳۴ھ) نے تقلید کے رد میں فتوس الکلمۃ علی رؤس الجہلۃ" کے نام سے ایک کتاب اردو میں لکھی۔ اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ ہے کہ شیخ محی الدین لاہوری (م ۱۳۱۲ھ) نے ایک کتاب "الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین" (اردو) لکھی۔ جس میں انہوں نے ایک سو ایسے مسائل کی نشاندہی کی تھی، کہ فقہ حنفی کی معتبر کتابوں میں ایسے مسائل درج ہیں جو حدیث کے خلاف ہیں، "الظفر المبین" کے جواب میں مولانا عبدالحی لکھنوی (م ۱۳۰۷ھ) نے "نصرۃ المجتہدین برد ہفوات غیرالمقلدین"، لکھی، مولانا الٰہی بخش کی یہ کتاب "نصرۃ المجتہدین" کی تردید میں ہیں۔

مولانا عبدالغفور دانا پوری (م ۱۳۰۰ھ) نے "تقلید شخصی" کی تردید میں "الدر الفرید فی رد التقلید" مرتب فرمائی، مولانا عبدالجبار عمرپوری (م ۱۳۳۴ھ) نے رد تقلید میں دو کتابیں لکھیں۔ ان میں ایک کا نام "صمصام التوحید فی رد التقلید" (اردو) ہے اور دوسری کا نام "حنفیوں کے ملحدانہ سوالات کے محققانہ جوابات" ہیں۔ مولانا عبدالرحمان بقاغازی پوری (م ۱۳۳۴ھ) نے بزبان عربی، "تاسیس التوحید فی ابطال وجوب التقلید" کتاب لکھی۔ یہ کتاب مولوی لطف الرحمان حنفی کی کتاب "التسدید" کے جواب میں ہے مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) کا مولانا عبدالحق حقانی (م ۱۳۳۵ھ) سے "وجوب تقلید شخصی" کے عنوان سے مرشد آباد (بنگال) میں جمادی الاولیٰ (۱۳۰۵ھ) میں مناظرہ ہوا تھا، یہ مناظرہ سات دن جاری رہا، اس مناظرہ میں مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی کامیاب قرار پائے چنانچہ اس مناظرہ کے اثر سے مرشد آباد اور اس کے گردو نواح کے ہزاروں آدمیوں نے مسلک اہلحدیث قبول کیا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مناظرہ کی روئداد "مناظرہ مرشد آباد" کے نام سے شائع ہوئی۔ مولانا ابوالمکارم محمد علی مئوی (م ۱۳۵۲ھ) نے مولوی ظہیراحسن شوق نیموی کے رسالہ "اوشحۃ الجید" جس میں "تقلید ائمہ" کو واجب و فرض ثابت کیا گیا تھا، کی تردید میں "الجواب السدید" نامی کتاب لکھی، مولانا محمد بن ابراہیم میمن جوناگڑھی (م ۱۳۶۱ھ) نے "تردید تقلید" میں جو کتابیں لکھیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

"ارشاد محمدی" (مولانا اشرف علی تھانوی م ۱۳۶۲ھ) کی کتاب "الاقتصاد فی التقلید والاجتهاد" کی تردید میں ہے) "ضرب محمدی"، "طریق محمدی"، "مشکوۃ محمدی"، "ملت محمدی"، "فتح محمدی"، "حقیقت محمدی" لکھیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے رد تقلید میں جو کتابیں لکھیں، ان کے نام یہ ہیں۔

"تقلید شخصی اور سلفی"، "اصلی حنفیت اور تقلید شخصی"، "تنقید تقلید"، اور "تقلید شخصی"

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ) نے "التنقید فی رد التقلید" کے نام سے ایک کتاب لکھی یہ ایک حنفی مولوی حبیب اللہ کی کتاب "التقلید" کی تردید میں ہے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی (م ۱۳۰۷ھ) نے ایک رسالہ "فتح المبین" لکھا۔ جس میں انہوں نے "تقلید شخصی" کو واجب قرار دیا تھا۔ مولانا ابوالحسن محمد سیالکوٹی (م ۱۳۲۵) نے اس کی تردید میں "الکلام المبین فی رد تلبیسات المقلدین" لکھی۔

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی (م ۱۳۸۴ھ) نے تقلید کی تردید میں ۲ کتابیں لکھیں۔ یعنی "تقلید علمائے دیوبند" اور "اہلحدیث کے امتیازی مسائل" (یہ کتاب دراصل مولانا اشرف علی تھانوی (م ۱۳۶۲ھ) کی کتاب "الاقتصاد فی التقلید والاجتهاد" کا جواب ہے)

مولانا ابو یحییٰ محمد شاہ جہان پوری (م ۱۳۳۸ھ) نے "تقلید کی تردید" میں ایک بے نظیر کتاب "الارشاد الی سبیل الرشاد فی بحث التقلید والاجتهاد" لکھی۔ یہ کتاب مولانا رشید احمد گنگوہی کے رسالہ "سبیل الرشاد" کے جواب میں ہے۔

تقلید کی تردید میں علمائے اہلحدیث کی اور بھی کتابیں ہیں جن میں بعض کے نام یہ ہیں۔

براءۃ التحقیق فی مسئلۃ الاجتهاد والتقلید .... مولانا اعجاز احمد سہوانی (م ۱۲۳۲ھ)

"حقیقت تقلید" .... مولانا محمد سلیمان مئوی (م ۱۳۹۸ھ)

"الرق المنشور فی رد فتح الشکور" ..... (مولانا محمود عالم مظفرپوری (۱۳۱۴ھ)

"براهين اثناعشر" ...... مولانا امیراحسن سہوانی (م ۱۳۴۳ھ)

"ہدایۃ البلید فی رد التقلید"، "تحقیق البستان فی ابطال تقلید الاعیان" از مولانا محمد حسین ہزاروی (م ۱۳۱۴ھ)۔ "القول المزید فی احکام التقلید"۔ مولانا محمد ابراہیم آروی (م ۱۳۱۹ھ) البیان فی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ردالبرہان"۔ مولانا محمد حسین بٹالوی (م ۱۳۳۸ھ) "نتائج التقلید"، "تاریخ التقلید" مولانا محمد اشرف سندھو (م ۱۳۸۳ھ) مولانا سندھو کی ایک کتاب "مقیاس حقیقت" (۳ جلد) ہے جو "مقیاس حنفیت" کے جواب میں ہے۔

شیعیت کی تردید

شیعیت کی تردید میں بھی علمائے اہلحدیث کی خدمات قابل قدر ہیں، یہاں مختصراً ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی (م ۱۳۶۳ھ) شیعیت کی تردید میں تحفۃ تبت من اہل سنت" کتاب لکھی، اس کتاب میں محدث پرتاب گڑھی نے شیعوں کے ۹۷ مسائل لکھ کر ہر ایک کی تردید کی ہے۔

مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) نے شیعہ کے ایک رسالہ "رسالۃ الوضو" کے جواب میں ایک کتاب "جواب شیعیت" کے نام سے لکھی۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے شیعیت کی تردید میں "خلافت محمدیہ" اور "خلافت رسالت" ۲ کتابیں لکھیں۔ "خلافت محمدیہ" میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی خلافت ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن ہونے کی دلیل دی گئی ہے اور مسئلہ "باغ فدک" پر بھی خوب روشنی ڈالی ہے، جبکہ "خلافت و رسالت" میں آپ نے یہ واضح کیا ہے کہ جس طرح خلفائے راشدین کی خلافت آئی ہے، وہ بالکل درست تھی۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے ۲ کتابیں شیعیت کے رد میں لکھیں۔ ان میں ایک "خلافت راشدہ" ہے۔ اس کتاب میں "خلافت راشدہ" کی تشریح اور اس کی علمی تحقیق و تدقیق کی گئی ہے اور "خلفائے راشدین" خصوصاً اصحاب ثلاثہ پر بحث ہے اور شیعہ حضرات کے اعتراضات کا مدلل جواب ہے۔ مولانا سیالکوٹی مرحوم کی دوسری کتاب "الکواکب المضیئۃ لازالۃ شبہات الشیعۃ" ہے۔ اس میں "خلفائے راشدین" کے فضائل و مناقب بیان کرکے بعد شیعوں کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب بھی شامل ہے۔

مولانا محمد صدیق فیصل آبادی (م ۱۴۰۴ھ) نے بھی دو کتابیں شیعہ کی تردید میں لکھیں۔ ان میں ایک کتاب "کشف الاسرار" ہے۔ یہ کتاب شیعہ عالم مولوی غلام حسین کی کتاب "نعیم الابرار" کا جواب ہے۔ دوسری کتاب "نکاح ام کلثوم" ہے۔ اس کتاب میں مولانا محمد صدیق مرحوم نے شیعہ علماء کی کتابوں سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ثابت کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرت نبوی ﷺ

آنحضرت ﷺ کی سیرت مقدسہ پر علمائے اہلحدیث نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں اور علمائے اہلحدیث نے جتنی بھی کتابیں سیرت مقدسہ پر لکھی ہیں، ان سب کی خصوصیت یہ ہے کہ تمام واقعات صحیح سند کے ساتھ اپنی کتابوں میں درج ہیں اس لئے اہل علم نے علمائے اہلحدیث کی کتابوں کی تعریف و توصیف کی ہے ذیل میں چند مشہور کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م ۱۳۴۹ھ) نے سید البشر، اسوۂ حسنہ، مہر نبوت اور رحمۃ للعالمین (۳ جلد)، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے "دار المتقین" اور "سیرت المصطفیٰ" (۲ جلد)، مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۳۷۸ھ) نے "خصائص محمدیہ"، "رسول رحمت"، "سیرت از ماخذ قرآن مجید"، "ولادت نبوی"۔ مولانا محمد داؤد راز دہلوی (م ۱۴۰۲ھ) نے "سیرت مقدس"، مولانا محمد یوسف شمس فیض آبادی (م ۱۳۵۷ھ) نے "سراج منیر"، مولانا محمد ابوبکر شیث جون پوری (م ۱۳۵۹ھ) نے "سیرت الرسول" اور مولانا صفی الرحمان مبارکپوری نے "الرحیق المختوم" (عربی، اردو) لکھیں۔

مولوی ابویحییٰ امام خاں نوشہروی (م ۱۳۸٦ھ) نے محمد حسین ہیکل مصری کی "حیات محمد ﷺ" کا اردو میں ترجمہ کیا۔ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی (م ۱۳۷۸ھ) نے "معجزہ سیرت" اور "صداقت رسول ﷺ" کتابیں لکھی ہیں، یہ دونوں کتابیں امام ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) کی کتابوں کے ترجمے ہیں۔ "اسوۂ حسنہ" بھی مولانا ملیح آبادی مرحوم کی ایک کتاب ہے۔ جو حافظ ابن القیم کی کتاب "زاد المعاد" کے "مختصر ہدی الرسول" کا ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری نے "زاد المعاد" کے حصہ سیرت کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ جو ۱۹۷۸ء میں "دار السلفیہ" بمبئی نے شائع کیا۔ ڈاکٹر مقتدیٰ حسن نے "رحمۃ للعالمین" (۳ جلد) کا عربی میں بھی ترجمہ کیا ہے۔ جو مطبوع ہے۔

سوانح

مسلمانوں نے اپنی ہر صدی کے ممتاز اکابر رجال کے سیر و اخبار کا ایسا دفتر اس صفحہ ہستی پر چھوڑا کہ قومیں اس کی مثال سے عاجز ہیں، برصغیر میں مستقبل قریب میں مولانا عبدالحی فرنگی محلی (م ۱۳۰۴ھ) نے "طرب الاماثل"، محی السنۃ مولانا نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) "ابجد العلوم" (عربی) "تقصار جیود الاحرار" (فارسی) "التاج المکلل" (عربی) اور "اتحاف النبلاء" (فارسی) لکھیں، اور ان کے بعد مولانا عبدالحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ) نے نزہۃ الخواطر (۸ جلد) (عربی) لکھی۔

برصغیر کے علمائے اہلحدیث نے تراجم میں بھی بے شمار کتابیں لکھیں ہیں، اگر ان تمام کا تذکرہ کیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو یہ طوالت کا موجب ہوگا، تاہم چند معروف علمائے کرام نے جو اس سلسلہ میں علمی خدمات سرانجام دی ہیں ان کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔

مولانا عبدالغفور دانا پوری (م ۱۳۰۰ھ) نے "الروض المعطور فی تراجم مولوی محمد نور الهدی المغفور"، مولانا عبدالرحیم رحیم بخش دہلوی (م ۱۳۱۴ھ) نے "حیات دلی" اور "حیات عزیزی"، مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م ۱۳۴۹ھ) نے "تاریخ المشاہیر" اور "اصحاب بدر" مولانا حافظ عبداللہ روپڑی (م ۱۳۸۴ھ) نے "حکومت اور علمائے ربانی"، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے "احکام المرام باحیاء ماثر علماء الاسلام"، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ) نے "اجتلاب المنفعة لمن يطالع احوال الائمة الاربعة" لکھیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۳۷۸ھ) نے "نفحات الانس"، "آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی"، "انسانیت موت کے دروازے پر"، "تذکرہ"، "شہید اعظم"، "حکیم خاقانی شروانی"، "حافظ شیرازی"، "عمر خیام"، "تذکرہ"، "آب حیات"، "سیرت شاہ ولی اللہ"، "سیرت مجدد الف ثانی"، "حیات امام احمد بن حنبل"، "سیرت ابن تیمیہ"، "البیرونی"، "حضرت یوسف"، "حیات سرمد"، اور "تاریخی شخصیتیں" مرتب فرمائیں۔

مولانا محمد داؤد راز دہلوی (م ۱۴۰۲ھ) نے مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) کے حالات میں "حیات ثنائی" لکھی۔ مولوی ابویحییٰ امام خان نوشہروی (م ۱۳۷۶ھ) نے "تراجم علمائے حدیث ہند" اور "نقوش ابوالوفاء" مرتب کیں۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۴۰۸ھ) نے "امام شوکانی"، "حیات احمد بن حنبل"، "حیات ابن تیمیہ" اور "حیات امام ابوحنیفہ" لکھیں۔ مولانا محمد جعفر تھانیسری نے "تواریخ عجیبہ موسوم بہ سوانح احمدی"، مولانا عبدالقادر مئوی (م ۱۳۳۱ھ) نے "سیرت عمر بن عبدالعزیز"، مولانا عبدالسلام مبارکپوری (م ۱۳۴۲ھ) نے "سیرت البخاری"، مولانا عبدالرحیم صادق پوری نے "تذکرہ صادقہ"، مولانا افضل حسین مظفر پوریؒ نے "الحیاۃ بعد المماۃ" (سوانح حیات شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) اور مولانا عبدالجبار غزنوی (م ۱۳۳۱ھ) نے "سوانح عمری مولانا عبداللہ غزنوی" لکھیں۔

مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی (م ۱۳۷۹ھ) نے "دولت مند صحابہ"، "سیرت ثنائی"، "سیرت الائمہ"، "سیرت عائشہ"، "سیرت فاطمہ"، "سیرت امام ابوحنیفہ"، "سیرت مولانا ابوالکلام آزاد" اور "استاد پنجاب" (مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ) کے حالات) مرتب کیں، مولانا محمد یوسف سجاد سیالکوٹی نے "تذکرہ علمائے اہلحدیث" (۳ جلدوں) میں ایک کتاب لکھی ہے جس میں پاکستان کے علمائے اہل حدیث کے سوانح حیات اور ان کے علمی کارناموں پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جلد دوم، سوم شائع ہو چکی ہے۔ اور جلد اول زیر طبع ہے۔

راقم مقالہ نگار (عبدالرشید عراقی) نے "تذکرہ ابوالوفاء" (مولانا ثناء اللہ امرتسری کے حالات اور ان کے علمی کارناموں کا تذکرہ) "سیرت ائمہ اربعہ"، "تذکرہ بزرگان علوی" (مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی کے خاندان کے حالات) "مؤلفین صحاح ستہ اور ان کے علمی کارنامے"، "تذکرہ سید سلیمان ندوی" "امام ابن تیمیہ" اور ان کے تلامذہ خاص ابن القیم، ابن کثیر اور حافظ ابن عبدالھادی کے حالات اور "کاروان حدیث" (امام ابن جریج سے مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری کے زمانہ تک کے معروف محدثین کرام کے حالات اور ان کے علمی کارناموں کی تفصیل) مرتب کی ہیں، ان میں "تذکرہ ابوالوفا" "تذکرہ بزرگان علوی"، "سیرت ائمہ اربعہ"، اور "مؤلفین صحاح ستہ" شائع ہو چکی ہیں۔ جبکہ "کاروان حدیث" زیر طبع ہے۔ اور "تذکرہ سید سلیمان ندوی" اور امام ابن تیمیہ غیر مطبوع۔

مولوی حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی نے "مولانا ظفر علی خان اور ان کا عہد" اور "علی گڑھ کے تین نامور فرزند" (مولانا محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خان اور مولانا حسرت موہانی) لکھی ہیں۔ یہ دونوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں، ان کی دوسری کتابیں "حرام دیدہ و شنیدہ" اور قائد اعظم محمد علی جناح اور ان کا عہد" زیر طبع ہیں۔

"حرام دیدہ و شنیدہ" میں برصغیر کے ممتاز سیاستدان، شعرائے کرام، اور علمائے کرام کے حالات ثبت کئے ہیں۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی نے خاندان سعادت (قصوری خاندان) یعنی مولانا عبدالقادر قصوری، مولانا محی الدین قصوری، مولانا محمد علی قصوری اور میاں محمود علی قصوری پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جو "جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن" نے شائع کی ہے۔ مولانا قاضی محمد اسلم سیف نے علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جو مطبوع ہے۔

مولانا محمد عبدہ الفلاح حفظہ اللہ نے جہاں علم و تحقیق کے میدان میں گرانقدر تصنیفی و تدریسی خدمات انجام دی ہیں وہاں تذکرۂ مشاہیر کے ضمن میں بھی آپ کی نگارشات لائق تحسین ہیں۔

ادیان باطلہ

ادیان باطلہ (نصرانیت، ہندو مذہب اور قادیانیت) کے خلاف علمائے اہلحدیث نے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ وہ "تاریخ اہلحدیث" کا ایک زریں باب ہے۔ برصغیر کے تمام مسالک کے اہل علم نے اس کا بہت اعتراف کیا ہے، کہ "ادیان باطلہ" کے خلاف جو کارھائے نمایاں "علمائے اہل حدیث" نے سرانجام دیئے۔ ان کا مقابلہ دوسرے مسالک کے اہل علم نہیں کر سکے۔ علمائے اہلحدیث نے ان سے مناظرے بھی کئے۔ اور ان کے رد میں کتابیں بھی لکھیں، ذیل میں ان "ہرسہ ادیان باطلہ" کے خلاف علمائے اہلحدیث نے دیگر ان اقسام علمی خدمات سرانجام دیں ان کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرانیت (عیسائیت) کی تردید

نصرانیت (عیسائیت) کی تردید میں علمائے اہلحدیث نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ مگر یہاں صرف ۲۵ مشہور کتابوں کا تعارف پیش خدمت ہے۔

مولانا عبدالغفور داناپوری (م ۱۳۰۰ھ) نے عیسائیت کی تردید میں ۴ کتابیں لکھیں۔

"تبیان حسن المسیح فی وجہ المحمد من المسیح" (اردو) "مرآۃ الجواب لصاحب تصدیق الکتاب" (اردو) "رحمۃ الحیط فی طاعۃ الفار قلیط" (اردو)

"مرآۃ الجواب" پادری اسکاٹ کے رسالہ۔ "تصدیق الکتاب" کے جواب میں ہے، اس نے اپنی کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ آسمانی کتابوں میں انجیل صحیح کتاب ہے، اور قرآن ودیگر آسمانی کتابیں صحیح نہیں ہیں۔

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م ۱۳۴۹ھ) نے عیسائیت کی تردید میں جو کتابیں مرتب فرمائیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

"ایک پادری کے ۸ سوالوں کا جواب"، "برہان"، "انجیلوں میں خدا کا بیٹا"، "استقامت"، "علمی و تبلیغی خطوط"، "قرآن، تورات اور انجیل میں باہمی نسبت"

آپ کی کتاب "برہان" ایک پادری کے ایک خط کے جواب میں ہے جو اس نے قرآن مجید پر مختلف قسم کے اعتراض کئے تھے اور "استقامت" بھی ایک شخص کے خط کے ہی جواب میں ہے جو اس نے اسلام پر اعتراض کئے تھے۔ اور یہ شخص عیسائیوں سے متاثر تھا۔

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی (م ۱۳۸۴ھ) "نبی معصوم" کے نام سے ایک رسالہ لکھا، جو ایک عیسائی مصنف کی کتاب کا جواب ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے عیسائیت کی تردید میں جو کتابیں مرتب فرمائیں وہ یہ ہیں: "کلمہ طیبہ"، "جوابات نصاریٰ"، "توحید تثلیث"، اور "راہ نجات"، "اسلام اور مسیحیت"، "اسلام اور مالی ٹیکس"، "اسلام اور برٹش بد"، "مناظرہ الہ آباد" وغیرہ۔

مولانا امرتسری کی کتاب "اسلام اور مسیحیت"، پادری برکت اللہ کی تین کتابوں "توضیح البیان فی اصول القرآن"، "مسیحیت کی عالمگیری"، "دین فطرت ...... اسلام یا مسیحیت"، کے جوابات پر مشتمل ہے۔ "مناظرہ الہ آباد"، یہ رسالہ مولانا امرتسری اور پادری عبدالحق کے مابین "مسئلہ توحید و تثلیث" پر جو مناظرہ ہوا تھا، اس کی مفصل روئداد ہے۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے عیسائیت کی تردید میں "کسر الصلیب"، "عصمت النبی ؐ"، "عصمت انبیاء" اور "عصمت نبوت" لکھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عصمت النبی" ایک عیسائی مصنف کے رسالہ کے جواب میں ہے اور "عصمت انبیاء" بھی ایک عیسائی مصنف کے رسالہ "بے گناہ نبی" کے جواب میں لکھی گئی۔ "عصمت و نبوت" بھی ایک پادری "جیمس" کی کتاب "عدم معصومیت محمد" کے جواب میں لکھی گئی۔

مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۳۷۸ھ) نے عیسائیت کی تردید میں "اسلامی توحید" اور اور "مذاہب عالم" اور "عیسائیت کا مسئلہ" مرتب فرمائیں۔

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ) نے "رد اثبات التثلیث" کتاب لکھی اس کتاب میں عیسائیوں کے "عقیدہ تثلیث" کا رد کیا گیا ہے۔

مولانا عبدالحلیم شرر لکھنوی (م ۱۳۴۵ھ) نے "مسیح اور مسیحیت" نامی (۲ جلد) کتاب لکھی۔

ہندو مذہب

ہندو مذہب کے خلاف بھی علمائے اہلحدیث نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں اور ہندو تہذیب کے مذہبی رہنماؤں سے مناظرے بھی کئے۔ علمائے اہلحدیث نے جو کتابیں ہندو مذاہب کے خلاف لکھیں، ان میں سے صرف ۳۷ کتابوں کا تعارف ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

مولانا قاضی محمد مچھلی شہری (م ۱۳۲۰ھ) نے "ثمرات تناسخ" کتاب لکھی، اس کتاب میں تناسخ کی تعریف کی گئی ہے اور ہندو تہذیب کی ہی کتابوں سے اسے باطل قرار دیا گیا ہے، مولانا عبیداللہ نو مسلم (م ۱۳۱۰ھ) نے "تحفۃ الہند"، "حجۃ الہند"، اور "لذۃ الہند" لکھیں۔۔ "تحفۃ الہند" میں ہندو پیشواؤں کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے ہندو مذہب کا تقابل اسلام سے کیا گیا ہے نیز ہندو مذہب کو غیر قابل قبول ثابت کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے ہندو مذہب کی تردید میں کم و بیش ۲۹ کتابیں مرتب فرمائیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

"حدوث وید"، رکوب السفینۃ فی مناظرۃ نگینہ"، "حدوث دنیا"، "الہام"، "شادی بیوگان اور نیوگ"، "ترک اسلام بجواب ترک اسلام"، "تغلیب الاسلام (۴ جلد) "الہامی کتاب"، "بحث تناسخ"، "سوای دیانند جی کا علم عقل"، "تیرا اسلام"، "مناظرہ جبل پور" "محمد رشی"، "مقدس رسول"، "نکاح آریہ"، "تحریف آریہ"، "اصول آریہ" "ہندوستان کے دو ریفارمر"، "جہاد وید"، "نماز اربعہ"، "مناظرہ دیوریا"، "فتح اسلام یعنی مناظرہ خواجہ"، "آریوں کے علمائے اسلام سے ۲۵ سوالات کے فوری جوابات" "مباحثہ نائین، اظہار حق بجواب ستیارتھ پرکاش"، "مرقع دیانندی"، "رجم الشیاطین بجواب اساطیر الاولین" "مجموعہ رسائل متعلقہ وید و قرآن" اور ایشور بھگتی"۔

مولانا موصوف کی ... کتاب ... کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ "ترک اسلام" عبدالغفور دھرپال کی کتاب "ترک اسلام" کا جواب ہے۔ "تغلیب اسلام" بھی دھرپال کی ہی ایک کتاب "تہذیب الاسلام" کا جواب ہے۔ "الہامی کتاب" ایک مناظرہ کی روئداد ہے جو ماسٹر آتما رام سے وید اور قرآن کے الہامی کتاب ہونے پر ہوا تھا، "تیرا اسلام" بھی دھرپال کی کتاب "نخل اسلام" کی تردید میں لکھی گئی، "محمد رشی" کتاب میں پیغمبر اسلام کا ثبوت وید، توراۃ اور انجیل سے دیا گیا ہے۔ "مناظرہ ویودیا" ایک مناظرہ کی روئداد ہے جو مولانا امرتسری مرحوم اور پنڈت کریا رام کے درمیان وید اور قرآن میں کون الہامی ہے؟ کے موضوع پر ہوا تھا، "مناظرہ خواجہ" بھی ایک مناظرہ کی روئداد ہے جو مولانا امرتسری اور مہاشہ سروپ جی و بابو رام چندر دہلوی کے درمیان ہوا تھا، مناظرہ کا عنوان تھا۔ "مذہب حق کی تعریف اور اس کے معیار پر بحث"، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے "الحقق" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ جس میں وید پر محققانہ بحث کی ہے، کہ یہ الہامی کتاب نہیں ہے۔

مولانا صوفی نذیر احمد کاشمیری (م ۱۴۰۵ھ) نے "عیسائیت کی تردید" میں تین کتابیں مرتب فرمائیں ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) عالمگیر امن انسانی کا قیام اور اس میں برہمن سماج کا حصہ۔

(۲) اسلام، ہندوستان اور ممالک اسلامیہ۔

(۳) اسلام، برہمن ازم اور فرقہ واریت

قادیانیت کی تردید

قادیانیت کی تردید میں علمائے اہلحدیث کی خدمات بھی قابل قدر ہیں اور اس کا اعتراف برصغیر کے ممتاز اہل علم و قلم نے کیا ہے۔ علمائے اہلحدیث نے قادیانی مبلغین سے مناظرے بھی کئے اور ان کے خلاف سینکڑوں کتابیں بھی تصنیف کیں، ذیل میں صرف ایک سو (۱۰۰) کتابوں کا تعارف کرایا جاتا ہے، جو علمائے اہلحدیث نے قادیانیت کی تردید میں لکھیں۔

مولانا محمد بشیر سہوانی (م ۱۳۲۳ھ) نے "الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح"، لکھی یہ کتاب اس مناظرہ کی روئداد ہے، جو مولانا محمد بشیر اور مرزا قادیانی کے درمیان "حیات مسیح" کے عنوان سے دہلی میں ہوا تھا۔

مولانا عبدالرحیم رحیم بخش دہلوی (م ۱۳۱۴ھ) نے قادیانیت کی تردید میں "دجال قادیانی"، "گولہ آسمانی بر مشن کرشن قادیانی" اور غیر مشن "ا لقادیانی فی اثبات الموت الطبیعی لعیسی ابن مریمؑ الرسول الربانی" (اردو) لکھیں۔

"دجال قادیانی" میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اس قول کی تردید کی گئی ہے کہ قرآن و حدیث کی یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی پوری ہوئی کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھوں دکھ اٹھائے گا، مولانا قاضی محمد سلمان منصور پوری (م ۱۳۴۹ھ) نے قادیانیت کی تردید میں "غایۃ المرام" اور تائید الاسلام" لکھیں، "غایۃ المرام مرزا قادیانی کے رسالہ جات "فتح العلام و توضیح المرام" کے جواب میں ہے۔ "تائید الاسلام" میں مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد پر بحث کی گئی ہے اور اس کے علاوہ مرزا کی کتاب "ازالہ اوہام" کے بعض مباحث کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ مولانا حاجی محمد اسحاق حنیف امرتسری (م ۱۴۰۲ھ) نے قادیانیت کی تردید "اباطیل مرزا" یعنی مرزا قادیانی کے جھوٹ اور "بطلان مرزا" کے نام سے دو رسائل لکھے۔

"اباطیل مرزا" میں قادیانی کے ۳۳ جھوٹ ان کی کتابوں سے جمع کئے گئے ہیں، اور "بطلان مرزا" میں تحریرات مرزا اور اقوال امت مرزائیہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کا بطلان ثابت کیا گیا ہے۔ مولانا عبداللہ معمار (م ۱۳۶۹ھ) نے قادیانیت کی تردید میں "عالم کتابت مرزا"، "مغالطات مرزا" اور "محمدیہ پاکٹ بک" تین کتابیں مرتب فرمائیں۔

"محمدیہ پاکٹ بک" میں مرزا کی تصنیفات اور قادیانی لٹریچر سے بکثرت پیشین گوئیاں جمع کی گئی ہیں اور انہیں واقعات دلائل اور شواہد سے غلط اور خلاف واقعہ دکھایا گیا ہے نیز اس میں "ختم رسالت" "حیات مسیح و نزول عیسیٰ علیہ السلام" پر دلچسپ بحثیں ہیں۔

مولوی حبیب اللہ کلرک امرتسری (م ۱۳۷۵ھ) نے قادیانیت کی تردید میں ۱۵ کتابیں لکھیں، ان کی تفصیل یہ ہے۔

"عمر مرزا"، "مرزائیت کی تردید بطرز جدید"، "نزول مسیح حصہ اول"، "مرزا قادیانی نبی نہ تھے" "در غذائے مرزا"، "بشارت احمدی"، "مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی" "لامعہ رسالہ واقعات نادرہ"، "سنت کے معنی مع رسالہ واقعات نادرہ"، "معجزہ و مسمریزم میں فرق" "حلیہ مسیح معہ رسالہ ایک غلطی کا ازالہ"، "عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا اور مرزا قادیانی کا حج کے بغیر مرنا"، "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی ابن تیمیہ حرانی کی زبانی"، "مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں"، "حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں ہے"، "مرزا قادیانی کی کہانی اور مرزائیوں کی کہانی"، "عون المعبود در تردید اوہام مرزا محمود"

"عمر مرزا" میں مولوی حبیب اللہ مرحوم نے مرزا قادیانی کی عمر پر بحث کی ہے۔ "مرزائیت کی تردید بطرز جدید میں" مرزا قادیانی کی قرآن فہمی پر بحث ہے۔ "مرزا قادیانی نبی نہ تھے"۔ اس میں مرزا قادیانی کتاب کے دعوئ نبوت کی تردید ہے "بشارت احمدی" میں پہلے "اسمہ احمد" پر بحث ہے۔ اور "اسمہ احمد" کے مصداق آنحضرت ﷺ ہیں، اور اس کے ساتھ مرزا محمود کی کتاب "انوار خلافت" کا جواب ہے۔ "مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں"۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عون المعبود" مرزا محمود قادیانی کی کتاب "القول الفیصل" کا جواب ہے۔ مولانا حافظ عبداللہ روپڑی (م ۱۳۸۴ھ) نے "مرزائیت اور اسلام" کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں پہلے "مسئلہ ختم نبوت" پر بحث ہے اور اس کے بعد مرزا قادیانی کے نبی اور مسیح ہونے کی تردید ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳٦۷ھ) نے قادیانیت کی تردید میں جو کتابیں تصنیف کیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

"الہامات مرزا"، "صحیفہ محبوبیہ"، "شہادت مرزا"، "فاتح قادیان"، "عقائد مرزا"، "چیستان مرزا"، "مرقع قادیانی"، "مزار قادیان"، "تاریخ مرزا"، "نکات مرزا"، "محمد قادیانی"، "فیصلہ مرزا"، "ناقابل مصنف مرزا"، "بہاء اللہ اور مرزا"، "علم کلام مرزا"، "عجائبات مرزا"، "اباطیل مرزا"، "تحفہ احمدیہ"، "مکالمہ احمدیہ"، "ہیکرام اور مرزا"، "مراق مرزا"، "نکاح مرزا"، "فتح ربانی" در "مباحثہ قادیانی"، "فتح نکاح مرزائیاں"، "شاہ انگلستان اور مرزا قادیانی"، "تعلیمات مرزا" "صفوات مرزا"، "ثنائی پاکٹ بک"، "آفتہ اللہ قادیانی مباحثہ دکن"، "عشرۃ کاملۃ"، "تفسیر تونسی کا چیلنج اور فرار"، "قادیانی نبی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا میرا حلف؟"

"الہامات مرزا"، میں مرزا قادیانی کے الہامات اور پیشن گوئیوں کا تذکرہ ہے۔ "صحیفہ محبوبیہ" حکیم نور الدین قادیانی کی کتاب "صحیفہ آصفیہ" کا جواب ہے۔ "شہادت مرزا" میں مرزا قادیانی کے مسیح موعود ہونے کی تردید ہے، "فاتح قادیان" ایک مناظرہ کی روئداد ہے جو مولانا امرتسری اور مفتی قائم علی قادیانی کے مابین بمقام لدھیانہ ہوا تھا، "تاریخ مرزا" میں مرزا قادیانی کی "سوانح حیات" مرتب کی گئی ہے "فیصلہ مرزا" (مرزا قادیانی نے ایک اشتہار "مولانا ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع کیا تھا، اس رسالہ میں اس کی تفصیل ہے) "نکاح مرزا" میں مولانا امرتسری نے ان کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم سے منقول تمام پیشن گوئیوں کو غلط قرار دیا ہے، "صفوات مرزا" میں مرزا صاحب کے عقائد اور تناقضات بیان کئے گئے ہیں، "ثنائی پاکٹ بک" میں "قادیانی، دھریہ، عیسائی، ہندو، بہائی، شیعہ، اہل قرآن کی جامع اور مختصر تردید ہے۔ قادیانی مباحثہ دکن" یہ بھی ایک مناظرہ کی روئداد ہے جو مولانا امرتسری اور قادیانی علماء کے مابین سکندر آباد دکن میں ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء کو ہوا تھا۔ "قادیانی نبی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا میرا حلف؟" اس رسالہ میں رسالہ سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آباد کے اشتہار کا جواب ہے۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے قادیانیت کی تردید میں جو کتابیں لکھیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

"شہادۃ القرآن (۲ جلد)" "الخبر الصحیح عن قبر المسیح"، "ختم نبوت اور مرزائے قادیان"، "رسائل ثلاثہ"، "نزول الملائکۃ والروح علی الارض"، "مرزا غلام احمد کی بدکلامیاں"، "فص خاتم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبوۃ بعموم الدعوۃ و جامعۃ الشریعۃ"، "مسلم العلوم الی اسرار الرسول"، "صدائے حق"، "کھلی چھٹی" (۲ جلد) "قادیانی حلف کی حقیقت"، "مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ"، کشف الحقائق یعنی روداد مناظرات قادیانیہ، "فیصلہ ربانی بر مرزائے قادیانی"۔

مولانا سیالکوٹی مرحوم کی "شہادت القرآن" (۲ جلد) صرف ﴿ انی متوفیک ورافعک الی ﴾ کی تفسیر ہے۔ یہ کتاب مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایسی گواہی ہے کہ حضرت مسیح کو مردہ بتانے والے بھی ﴿ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴾ پکار اٹھے۔

"الخبر الصحیح عن قبر المسیح" میں مرزا قادیانی کے اس قول کی تردید ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے۔ "ختم نبوت اور مرزائے قادیانی" میں مولانا سیالکوٹی نے مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کی تردید ہے۔ جو انہوں نے آیت قرآنی ﴿ صراط الذین انعمت علیھم ﴾ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے۔

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ) نے قادیانیت کی تردید میں "اظہار حقیقت"، "رد مرزائیت" اور "قضاء ربانی بردعا قادیانی"، "مولوی غلام احمد قادیانی کے بعض جوابات پر ایک نظر"، "جواب دعوت"، "معیار نبوت"، "نور اسلام بجواب ظہور اسلام"، "دفع اوہام از ظہور امام"، لکھیں۔

"اظہار حقیقت" مرزا قادیانی کے مسیح موعود، مہدی، اور نبی و رسول ہونے کی تردید میں ہے۔ "جواب دعوت" ایک قادیانی کتاب "دعوت الی الحق" کا جواب ہے۔ "معیار نبوت" میں پہلے نبی کا بشر ہونا قرآن مجید سے ثابت کیا گیا ہے پھر "معیار نبوت" کی تعریف ذکر کی گئی ہے، اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی دس پیشین گوئیاں اسلامی کتب سے نقل کی گئی ہیں اور مزید دس پیشین گوئیاں مرزا قادیانی کی اپنی کتابوں سے نقل کی گئی ہیں، اس کے بعد حق باطل کو واضح کیا گیا ہے، "نور اسلام" ایک قادیانی کتاب "ظہور اسلام" کی تردید میں ہے۔ اسی طرح "دفع اوہام" بھی ایک قادیانی رسالہ "ظہور امام" کے جواب میں ہے۔

مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۴۰۵ھ) نے دو کتابیں "ختم نبوت" اور "معیار نبوت" لکھیں۔ "ختم نبوت" میں پہلے یہ بحث کی گئی ہے کہ کفر و تکفیر کا حکم کب لگتا ہے اور کس پر، اس کے بعد مرزا قادیانی کی دونوں پارٹیوں یعنی قادیانی و لاہوری کا فرق واضح کرتے ہوئے ختم نبوت پر عقلی و نقلی دلائل سے اچھی طرح روشنی ڈالی ہے۔

مولانا ابوالحسن محمد سیالکوٹی (م ۱۳۲۵ھ) "تجلی آسمانی بر سر دجال قادیانی" (۲ جلد) لکھی۔ مولانا محمد اسمٰعیل علی گڑھی (م ۱۳۱۱ھ) نے "اعلان الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح"، مرتب فرمائی۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی (م ۱۳۷۹ھ) "داستان مرزا" لکھی۔ مولانا نور حسین گھر جاکھی (م ۱۳۷۱ھ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے "چودھویں صدی کا دجال" اور "ختم نبوت" لکھیں۔ مولانا عبدالستار دہلوی (م ۱۳۸۶ھ) "القول الصحیح فی اثبات المسیح" تصنیف کی۔ مولانا محمد حنیف ندوی (م ۱۴۰۸ھ) نے "مرزائیت نئے زاویوں میں" لکھی۔ مولانا عبدالکریم فیروزپوری (م ۱۳۸۰ھ) نے "حقیقت مرزائیت" اور "مباہلہ پاکٹ بک" لکھیں۔ ان دونوں کتابوں کے بارے میں مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ

> کتاب "حقیقت مرزائیت" اور "مباہلہ پاکٹ بک" دونوں کے مصنف مولانا عبدالکریم ایڈیٹر "مباہلہ" کے زور قلم کا نتیجہ ہے، موصوف ۱۷ سال مرزائی رہ کر مشرف باسلام ہوئے ہیں"۔ (اہلحدیث امرتسر: ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵)

مولانا صفی الرحمان مبارکپوری "استاد حدیث جامعہ سلفیہ بنارس" نے قادیانیت کے رد میں "قادیانیت اپنے آئینہ میں" اور "فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری" مرتب فرمائیں۔

جماعت اہلحدیث

علمائے اہلحدیث نے جہاں بے شمار دوسرے موضوعات پر قلم اٹھایا وہاں "مسلک اہلحدیث" کی تائید و نصرت اور حمایت میں بھی کتابیں لکھیں۔ "مسلک اہلحدیث" پر مخالفین کی کتابوں کے مسکت جوابات بھی دیئے اور اس کے ساتھ ساتھ "تاریخ اہلحدیث" رقم کرنے پر گراں قدر علمی خدمات سرانجام دیں۔ ذیل میں چند معروف و مشہور کتابوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو "مسلک اہلحدیث" کی حقانیت اور اس کے دفاع میں لکھی گئیں۔

مولانا قاضی محمد مچھلی شہری (م ۱۳۲۰ھ) نے "عقائد اہلحدیث معہ فتاویٰ" کتاب لکھی اس کتاب میں اہلحدیث کے عقائد اور اس مذہب کی قدامت و فضیلت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور آخر میں تیجہ، دسواں، چالیسواں اور میلاد کی تردید بھی کی گئی ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے "تحریک وہابیت پر ایک نظر"، "مسئلہ حجاز پر نظر"، اور سلطان ابن سعود، "علی برادران اور موتمر" کتابیں لکھیں۔

"تحریک وہابیت پر ایک نظر" میں مولانا امرتسری مرحوم نے "سلسلہ وہابیت" اور اس کے داعی امام محمد بن عبدالوہاب نجدی (م ۱۲۰۶ھ) کے حالات اور مسئلہ قبہ جات کے متعلق علمائے احناف کے فتاویٰ جمع کئے ہیں۔

"مسئلہ حجاز پر نظر" یہ کتاب انجمن حزب الاحناف کی جانب سے شائع کردہ رسالہ "اثبات بناء قبہ جات" کا جواب ہے۔ اس کتاب میں مذہبی و سیاسی دونوں حیثیتوں سے مسئلہ حجاز پر بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حجاز کی خدمت کے لئے بہترین خادم سلطان عبدالعزیز ابن سعود ہی ہیں۔

"سلطان ابن سعود" "علی برادران اور موتمر" "سلطان ابن سعود" نے "جنت المعلیٰ" اور "جنت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البقیع" میں جو قبے بنے تھے ان کو گرا دیا، اس پر ہندوستان میں مولانا محمد علی، مولانا شوکت علی اور دوسرے علمائے احناف نے شور مچایا، سلطان ابن سعود نے حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں ایک کانفرنس منعقد کی جس میں برصغیر کے علمائے کرام کو بھی دعوت دی گئی، اس کانفرنس میں مولانا امرتسری بھی شامل تھے، مولانا امرتسری نے اس کتاب میں کانفرنس کی پوری کاروائی من وعن پیش کردی ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (م ۱۳۸۴ھ) نے "اہلحدیث کی تعریف" اور "اہل سنت کی تعریف"، دو کتابیں لکھیں۔ "اہل حدیث کی تعریف" میں اہلحدیث کی تعریف اور اس کے ساتھ مولانا اشرف علی تھانوی کے رسالہ "الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد" اور مولوی ارشاد حسین رام پوری کے رسالہ "انتصار الحق" کا جواب ہے۔ اسی طرح "اہل سنت کی تعریف" میں اہل سنت کی تعریف کی گئی ہے، یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت عمدہ ہے۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ) نے "تاریخ اہل حدیث" تالیف کی، اس کتاب میں مذہب اہلحدیث کی مکمل تاریخ سمودی ہے اور اس میں مذہب اہلحدیث کی مکمل تاریخ کے علاوہ مذہب اہلحدیث کے اصول ذکر کرتے ہوئے تقلیدی مذاہب سے بھی مقابلہ کیا گیا ہے۔

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ) نے "ایضاح الطریق لصاحب التحقیق" کتاب لکھی، یہ کتاب مولوی حبیب الرحمان اعظمی حنفی کی کتاب "تحقیق اہلحدیث" کے جواب میں ہے۔

مولانا نذیر احمد دہلوی (م ۱۳۸۵ھ) نے "اہلحدیث اور سیاست" کے نام سے ایک کتاب مرتب فرمائی، یہ کتاب برصغیر میں حضرت شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی کی تجدید دین کے لئے چلائی گئی تحریک میں حصہ لینے والے اور حضرت شاہ شہید کے بعد اس تحریک کو جاری رکھنے والے اور "میدان سیاست" میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے مشہور علمائے اہلحدیث کے حالات پر مشتمل ہے اس کے علاوہ اس کتاب میں مخالفین کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

مولانا خالد گھرجاکھی نے ایک کتاب بنام "کوائف یاغستان" مرتب کی، اس کتاب میں حضرت سید احمد شہید دہلوی اور مولانا شاہ اسمٰعیل شہید کے حالات اور ان کے کارناموں کی تفصیل درج ہے۔ مولانا خالد گھرجاکھی کی دوسری کتاب "مولانا فضل الٰہی مرحوم وزیر آبادی" ہے، اس کتاب میں مولانا فضل الٰہی کے حالات اور ۱۹۰۰ سے ۱۹۵۱ء تک کے مجاہدین کی سرگذشت ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل السلفی (۱۳۸۷ھ) نے ایک بینظیر اور عمدہ کتاب "تحریک آزادی فکر اور شاہ ولی اللہ دہلوی کی تجدیدی مساعی" مرتب فرمائی، اس کتاب میں مولانا سلفی مرحوم نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ وجوب تقلید کا دعویٰ بے بنیاد ہے۔ ائمہ اربعہ بھی اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔ پھر شاہ ولی اللہ دہلوی کے فقہی جمود ... اور اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد یہ بھی واضح کیا ہے کہ "عمل بالکتاب والسنۃ" کی دعوت، ہر دور میں زندہ تھی۔

"تحریک آزادی فکر" کا عربی میں ترجمہ ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری "استاد حدیث جامعہ سلفیہ بنارس" نے بنام "حرکۃ الانطلاق الفکری و جھود الشاہ ولی اللہ فی التجدید" کیا ہے۔

مولانا عبدالمبین منظر (م ۱۴۱۰ھ) نے "اہلحدیث اور ان کا پس منظر" کتاب لکھی، جس میں مسلک اہلحدیث کی فصاحت، تعارف، اور اصحاب الحدیث کے علمی اور عملی کارناموں کی تفصیل بیان کی ہے۔

مولانا عزیزالرحمان سلفی نے "جماعت اہلحدیث کی تدریسی خدمات" مرتب فرمائی، اس کتاب میں برصغیر میں جماعت اہلحدیث کے مدارس کا تعارف بھی کرایا گیا ہے۔

مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) نے "حسن البیان فی سیرۃ النعمان" مرتب فرمائی، یہ کتاب مولانا شبلی نعمانی (م ۱۳۳۲ھ) کی "سیرۃ النعمان" کا جواب ہے جس میں علم حدیث اور ائمہ حدیث پر تنقید کی گئی تھی۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی نے "ارمغان حنیف" اور "برصغیر میں علم حدیث" کتابیں لکھیں ہیں، "ارمغان حنیف" مولانا محمد حنیف ندوی (م ۱۴۰۸ھ) کی سوانح حیات اور ان کے علمی کارناموں پر مشتمل ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ (م ۱۴۰۸ھ) نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں، آپ کی تصانیف عربی، فارسی، انگریزی، اردو اور دیگر متعدد زبانوں میں ہیں، علامہ شہید کی تصانیف کی فہرست حسب ذیل ہے۔

"القادیانیۃ" (عربی) "الشیعۃ و السنۃ" (عربی) "الشیعۃ و اھل البیت" (عربی) "الشیعۃ و القرآن" (عربی) "الشیعۃ والتشیع" (عربی) "بین الشیعۃ و اھل البیت" (عربی) "البابیۃ" (عرض و نقد) (عربی) البھائیۃ (عربی) "التصوف و المنشاء و المصادر" (عربی) "الاسماعیلیۃ" (عربی) "البریلویۃ" (عربی) "قادیانیت" (انگریزی)، "شیعہ و سنت" (فارسی) "شیعیت" (انگریزی) "مرزائیت اور اسلام" (اردو) "دراسات التصوف" (عربی) "بریلویت" (انگریزی) "سفر حجاز" (اردو)

"کتاب الوسیلۃ" (ابن تیمیہ) بتبویب و ترجمہ اردو، "کتاب التوحید" (امام محمد بن عبدالوہاب) ترجمہ انگریزی، کتاب "الوسیلۃ" (انگریزی)، حج و عمرہ (اردو)

"البریلویۃ" اور "الشیعۃ والسنۃ" کے اردو تراجم مولانا عطاء الرحمن ثاقب کے تحریر کردہ ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ